سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

(جمعتہ المبارک 13، سوموار 16، منگل 17 بدھ، 18، جمعرات 19۔ مئی 2016)

(یوم الجمع 5، یوم الاثنین 8، یوم الثلاثہ 9، یوم الاربعاء 10، یوم الخمیس 11۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21 (حصہ دوئم): شمارہ جات : 6 تا 10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک،13۔ مئی 2016

جلد 21: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا ------------	359
2۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	361
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	362
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	363
5۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	401
6۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	418

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
7۔	مسودہ قانون ایگریکلچر فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 19، 20 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	439
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	سروسز ہسپتال لاہور کے ایم ایس پر چیف منسٹر سیکرٹریٹ کی جانب سے خلاف میرٹ بھرتی کے دباؤ کا انکشاف ------------	441
	تحاریک التوائے کار	
9۔	سرکاری ہسپتالوں میں کے باوجود ادویات کی عدم فراہمی ------------	448
10۔	بین الاقوامی ادارہ فافن کے سروے کے مطابق صوبہ پنجاب رشوت ستانی میں نمبر 1 ہونے کا انکشاف ------------	451
11۔	کورم کی نشاندہی ------------	453
	سوموار، 16۔ مئی 2016	
	جلد 21: شمارہ 7	
12۔	ایجنڈا ------------	457
13۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	459
14۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	460
	سوالات (محکمہ صحت)	
15۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	461
16۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	502
17۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	531

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
18۔	راجن پور پچادھ کے مقام ماڑی پر قائم بی اے ہاؤس پر با اثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری) ------------	553
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
19۔	پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 پر عام بحث ------------	556
20۔	کورم کی نشاندہی ------------	557
	منگل، 17۔ مئی 2016	
	جلد 21: شمارہ 8	
21۔	ایجنڈا ------------	561
22۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	563
23۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	564
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
24۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	565
25۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	606
26۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	625
	پوائنٹ آف آرڈر	
27۔	صحت کی سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے قائم پنجاب رورل سپورٹ پروگرام ختم کرنے کا انکشاف ------------	636
28۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	639

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
29۔	اسسٹنٹ ڈائریکٹر پاسپورٹ ساہیوال کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ (۔۔۔جاری) ------------	643
30۔	ریجنل انچارج پاسکو ملتان کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار ------------	643
	پوائنٹ آف آرڈر	
31۔	قواعد انضباط کار میں ترمیم کے حوالے سے قائم کمیٹی کی تجاویز کو شامل کرنے کا مطالبہ ------------	644
	تحاریک التوائے کار	
32۔	پی آئی اے کے عملہ کی نااہلی کی وجہ سے اربوں روپے کی پولیو ویکسین ضائع ہونے کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	650
33۔	چلڈرن ہسپتال لاہور میں طبی سہولیات کی کمی کی وجہ سے بچوں کی اموات میں اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	650
34۔	گوجرانوالہ، محکمہ صحت کے کرپٹ اہلکاران کی ملی بھگت سے جان بچانے والی ادویات کی قلت کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	652
35۔	سرکاری ہسپتالوں میں بروقت مرمت نہ ہونے کی وجہ سے داخل مریضوں کی مشکلات میں اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	654
37۔	مہمان وفد کو خوش آمدید خیبر پختونخوا اسمبلی کے پارلیمنٹیرینز کو پنجاب اسمبلی میں معزز ایوان کی طرف سے خوش آمدید کہا جانا ------------	655
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
38۔	پاکستان سے محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی والے شہیدوں کو نشان پاکستان دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	662

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
39۔	صوبہ کے سرکاری و نجی ہسپتالوں میں خواتین کے لیبارٹری ٹیسٹ خواتین عملہ سے کروانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	663
40۔	صوبہ کے تمام آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں مسنگ فسیلٹیز کو یقینی بنانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	666
41۔	سرویکل کینسر کی روک تھام کے لئے مفت ویکسینیشن اور ٹیسٹ کی سہولت کا مطالبہ	------------	666
42۔	کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ	------------	668
43۔	صوبہ میں غیر معیاری مشروبات بنانے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ	------------	669
	زیرو آر		
44۔	گورنمنٹ فریدیہ کالج پاکپتن کی انتظامیہ کا طلباء سے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کرنا (۔۔۔جاری)	------------	670
45۔	سمن آباد لاہور میں کروڑوں روپے کی چلڈرن پارک کی اراضی کو بااثر افراد کا ایل ڈی اے کے عملہ کی ملی بھگت سے رجسٹری کروانے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	------------	671
46۔	لاہور کے علاقہ سلطانکے میں گورنمنٹ سکول کے بچے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور	------------	673
47۔	جھنگ سے شورکوٹ روڈ بائی پاس کا روٹ تبدیل کرنے سے سرکاری خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان	------------	673
48۔	کسان کو گندم کے لئے باردانہ کے حصول میں مشکلات کا سامنا	------------	674
49۔	صوبہ کے ہائی ویز پر موٹر سائیکلوں کے حادثات میں اضافہ	------------	677
50۔	لاہور کے متعدد ہسپتالوں کے ائر کنڈیشنز خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا	------------	681

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر

بدھ، 18۔ مئی 2016

جلد 21: شمارہ 9

51۔	ایجنڈا	-----------	685
52۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	687
53۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	688
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت)		
54۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	689
55۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	717
	تحاریک التوائے کار		
56۔	سیالکوٹ یونین کونسل اسلام آباد میں باؤلے کتے کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ (۔۔۔جاری)	-----------	724
57۔	فیصل آباد میں ناجائز اور جعلی اسلحہ لائسنسز کے اجراء کا انکشاف	-----------	727
	سرکاری کارروائی		
58۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت قرارداد	-----------	728
59۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک	-----------	728
	قرارداد		
60۔	آرڈیننس ریلیف و بحالی دہشت گردی سے متاثرہ سویلین پنجاب 2016 کی میعاد میں توسیع	-----------	729
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
61۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016	-----------	730

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
62۔	مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016 ------------	730
	بحث	
63۔	پنجاب میں گڈ گورننس کے اقدامات پر بحث ------------	768
64۔	کورم کی نشاندہی ------------	789
	جمعرات، 19۔ مئی 2016	
	جلد 21: شمارہ 10	
65۔	ایجنڈا ------------	793
66۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	795
67۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	796
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
68۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	797
	پوائنٹ آف آرڈر	
69۔	حکومت پنجاب سے گرمی کی شدت کی بناء پر تعلیمی اداروں میں قبل از وقت موسم گرما کی تعطیلات کرنے اور حلقہ پی پی۔9 میں پینے کے پانی کی فراہمی کا مطالبہ ------------	804
	تحاریک استحقاق	
70۔	تحریک التوائے کار نمبر 830/15 کے حوالے سے محکمہ ہائر ایجوکیشن کی جانب سے غلط جواب کی فراہمی ------------	809
71۔	چیئرپرسن بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار ------------	810

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
72۔	گوجرانوالہ: دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات (۔۔۔جاری) ------------	814
73۔	فیصل آباد: ٹریفک وارڈن کے تشدد سے ڈرائیور کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات------------	814
	تحاریک التوائے کار	
74۔	سرکاری ہسپتالوں میں ڈائیلسز کے یونٹس کم ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	815
75۔	زرعی سائنسدانوں کی بیرون ملک منتقلی سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا ------------	816
76۔	لاہور ڈویژن میں خطرناک عمارتوں کی آڑ میں بغیر نقشہ اور کمرشلائزیشن فیس نئی عمارتوں کی تعمیر کا انکشاف ------------	817
77۔	لاہور میں سولہ فیصد لڑکے اور پندرہ فیصد لڑکیاں تعلیم سے محروم ------------	820
78۔	کسانوں کا مال روڈ فیصل چوک پر اپنے مطالبات کے حق میں احتجاجی مظاہرہ------------	823
79۔	انجمن مزارعین اوکاڑہ کا کسانوں کے عالمی دن پر پر امن مظاہرہ اور پولیس کا تشدد ------------	828
80۔	چنیوٹ میں بغیر لائسنس ڈمپر ڈرائیور کی غفلت سے آٹھ افراد جاں بحق------------	835
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
81۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی، لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث ------------	840
82۔	کورم کی نشاندہی ------------	841
83۔	انڈکس	

359

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر بحث

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14-2013 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

361

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 13- مئی 2016
(یوم الجمع، 5- شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10:00 بجے زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾

سورة الانفطار 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزاء کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے ؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہو گا (19)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جہاں بھی ہو وہیں سے دو صدا سرکار سُنتے ہیں
سر آئینہ سُنتے ہیں، پسِ دیوار سُنتے ہیں
میری ہر سانس اُن کی آہٹوں کے ساتھ چلتی ہے
میرے دل کے دھڑکنے کی بھی وہ رفتار سُنتے ہیں
میں صدقے جاؤں اُن کی رحمتہ اللعالمینی کے
پُکارو چاہے کتنی بار وہ ہر بار سُنتے ہیں
مظفرؔ جب کسی محفل میں اُن کی نعت پڑھتا ہوں
میرا ایمان ہے وہ بھی میرے اشعار سُنتے ہیں

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2681 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2821 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2822 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال بھی کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4152 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں پٹرولنگ پولیس کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4152: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں کل کتنی پٹرولنگ پولیس کی چیک پوسٹ ہیں؟

(ب) پٹرولنگ پولیس کی صوبہ میں کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس وقت گریڈ وار کتنی خالی ہیں؟

(ج) خالی اسامیاں حکومت کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) حکومت پنجاب کے پاس پٹرولنگ پولیس کے بھرتی ہونے والے کتنے افراد کو بیک وقت ٹریننگ دینے کا انتظام ہے؟

(ہ) اس وقت پٹرولنگ پولیس پنجاب کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں کتنی ناکارہ اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) پنجاب ہائی وے پٹرول کے قیام کے وقت پنجاب میں 522 پٹرولنگ پوسٹیں بنانے کی منظوری دی گئی۔ اس وقت 340 پٹرولنگ پوسٹیں مکمل آپریشنل ہو چکی ہیں اور چھ پٹرولنگ پوسٹیں زیر تعمیر ہیں جبکہ 176 پٹرولنگ پوسٹوں کے فنڈز ریلیز نہ کئے گئے ہیں جو کہ pending ہیں۔

(ب) پنجاب ہائی وے پٹرول کے قیام کے وقت صوبہ پنجاب میں 450 پٹرولنگ پوسٹوں کے لئے اسامیوں کی منظوری دی گئی جن کی گریڈوار تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	منظور شدہ اسامیاں	تعینات	خالی اسامیاں
ایڈیشنل آئی جی	01	01	–
ڈپٹی انسپکٹر جنرل	01	01	–
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس	09	09	-
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس	39	33	06
سب انسپکٹر	500	394	106
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	1001	647	354
ہیڈ کانسٹیبل	1569	1029	540
کانسٹیبل	9145	6660	2485
ڈرائیور کانسٹیبل	1000	756	244

(ج) پنجاب ہائی وے پٹرول کے قیام کے وقت 522 پٹرولنگ پوسٹیں تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ ابتدائی طور پر 450 پٹرولنگ پوسٹوں کی تعمیر کی منظوری دی گئی اور اسی لحاظ سے اسامیوں کی بھی منظوری دی گئی بعد ازاں مزید 72 پٹرولنگ پوسٹوں کی تعمیر کی منظوری دی گئی لیکن ان 72 پٹرولنگ پوسٹوں کی نفری کی منظوری بعد از تعمیر حکومت کی طرف سے دی جائے گی۔ اس وقت 340 پٹرولنگ پوسٹیں مکمل طور پر آپریشنل ہو چکی ہیں اور اس تناسب سے فی الوقت کمی نفری نہ ہے۔ باقی ماندہ 182 پٹرولنگ پوسٹیں جب تعمیر ہو جائیں گی تو ضرورت کے مطابق مزید نفری کی بھرتی سمری حکومت کو بھجوائی جائے گی۔

(د) پنجاب ہائی وے پٹرول، پنجاب پولیس کے ایک فعال یونٹ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ پنجاب ہائی وے پٹرول کے پاس نئے بھرتی ہونے والے بھرتی شدہ ملازمان کو ٹریننگ دینے کے لئے اپنا کوئی ٹریننگ سنٹر نہیں ہے۔ آئی جی پنجاب کی طرف سے پنجاب ہائی وے پٹرول کو

ٹریننگ کے لئے سیٹیں الاٹ کی جاتی ہیں اور الاٹ شدہ سیٹوں کے مطابق ملازمان کو ٹریننگ پر بھیج دیا جاتا ہے جن کی ٹریننگ پنجاب پولیس کے مختلف ٹریننگ سنٹرز میں کروائی جاتی ہے۔

(ہ) پنجاب ہائی وے پٹرول کے پاس اس وقت کل 498 گاڑیاں موجود ہیں۔ 400 پٹرولنگ گاڑیاں اپنی مقررہ میعاد 2.5 لاکھ کلومیٹر سے کئی گنا زائد چل کر مصروف عمل ہیں۔ اس وقت 319 پٹرولنگ گاڑیاں خستہ حالت کی ہو چکی ہیں جن کی تبدیلی ضروری ہے اور ہر سال 55 گاڑیاں درکار ہوتی ہیں تاکہ مرحلہ وار پرانی گاڑیوں کی تبدیلی ہوتی رہے کیونکہ پنجاب ہائی وے پٹرول کی گاڑیاں مسلسل پٹرولنگ کی وجہ سے 33 ماہ میں اپنی مقرر کردہ میعاد پوری کر لیتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پہلے تو آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ محکمہ داخلہ بہت اہم ہے اور لاء اینڈ آرڈر ہماری priorities میں شامل ہے اور یہ پنجاب کا مقدس ایوان ہے۔ اس محکمہ کے حوالے سے سوال موجود ہیں لیکن محکمہ داخلہ کے سیکرٹری یا کوئی اور ذمہ دار افسر موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف فرما ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ جب اس طرح کا معاملہ ہو تو آپ کی طرف سے direction ہو کہ متعلقہ سیکرٹری کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، چلیں۔ آپ کی بات مان لیتے ہیں آئندہ سے ایسا ہی ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! patrolling posts کے حوالے سے یہ جواب آیا ہے۔ پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ محکمہ پولیس کے اندر patrolling کا جو محکمہ قائم ہوا اس سے کافی فائدہ ہوا اور دیہاتی روٹس کے اوپر جو روڈز تھیں وہ کافی محفوظ ہو گئیں اور مجھے اس حوالے سے ذاتی تجربہ بھی ہے کہ میرے ساتھ دو تین دفعہ اس طرح کا event ہوتے ہوتے بچا ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ اس کے ساتھ سلوک قابل اعتراض ہے اور میں نے اسی لئے اپنے بھائی کے سوال پر on his behalf سوال کیا ہے۔ آپ اس کے جواب میں دیکھیں کہ کانسٹیبل کی منظور شدہ اسامیاں 9145 ہیں اور تعینات 6660 ہیں اسی طرح آپ ہیڈ کانسٹیبل کی اسامیوں کو بھی دیکھ لیں 30 فیصد سے 33 فیصد کے قریب

اسامیاں خالی ہیں۔اسی طرح جز(ہ) کے مطابق ان کے پاس اس وقت کل 498گاڑیاں ہیں جن میں سے 400گاڑیاں اپنی مقررہ مدت پوری کر چکی ہیں لیکن صرف 98گاڑیاں قابل اعتماد ہیں اور 319کی حالت بالکل خستہ ہو چکی ہے اور انہیں ہر سال 55گاڑیاں درکار ہوتی ہیں۔اسی طرح انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ 182مزید patrolling posts تعمیر کی جائیں گی تو جب یہ تعمیر ہو جائیں گی تو پھر اُس میں نئی نفری بھی تعینات ہو گی۔

جناب سپیکر!میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمیں دوٹوک یقین دہانی کرائیں کہ اس محکمہ کو تدریج کے ساتھ بند کرنے کا منصوبہ تو نہیں ہے کیونکہ اُن کو سہولیات نہیں دے رہے جبکہ اس محکمہ سے عوام کو بڑا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر:جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!جیسا کہ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ ان Patrolling Posts کی وجہ سے کافی فائدہ ہو رہا ہے اور ہم انہیں مزید بڑھا رہے ہیں۔ہم نے یہ 522 Patrolling Posts بنانی ہیں جن میں سے ہم 347بنا چکے ہیں۔2 Patrolling Posts زیر تعمیر ہیں اور باقی آئندہ مالی سال میں بنائی جائیں گی۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ہی معزز ممبر نے گاڑیوں کا ذکر کیا ہے۔ہم اپنے وسائل کے مطابق اُنہیں گاڑیاں مہیا کر رہے ہیں اور انہوں نے جن کی حالت خستہ بتائی ہے وہ گاڑیاں بھی قابل استعمال ہیں۔جونہی فنڈز مہیا ہوں گے ہم مزید گاڑیاں اور مزید سہولتیں اُنہیں مہیا کریں گے۔میں معزز ممبر کو اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ patrolling posts کو مزید strengthen کیا جائے گا، اُن کی ضروریات کو پورا کیا جائے گا اور سٹاف کی بھرتی بھی کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر:جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس محکمہ کو بند کرنے کا ارادہ تو نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!اس محکمہ کو بند کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔میں نے تو کہا ہے کہ ہم اس سسٹم کو مزید strengthen کریں گے اور انہیں آگے بڑھائیں گے اور آئندہ مالی سال میں بھی ہم مزید patrolling posts بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ایسی کوئی بات نہیں ہے جس وجہ سے ان کو ایسا کوئی خدشہ ہو کہ ہم اس کو wind up کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ماشاء اللہ معزز پارلیمانی سیکرٹری باصلاحیت آدمی ہیں انہوں نے جواب پڑھ کر " کچھ بچ " کر کے اس کا جواب دے دیا ہے۔ یہ جواب 20۔ اکتوبر 2014 کو موصول ہوا تھا درمیان میں پورا ڈیڑھ مالی سال گزر گیا ہے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے یہ بتا دیں کہ پچھلے مالی سال میں ان کو کتنی نئی گاڑیاں فراہم کی گئیں اور کتنی نئی patrolling posts تعمیر کرانے کے لئے فنڈز جاری کئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جب یہ سوال آیا تھا اُس وقت six patrolling posts زیر تعمیر تھیں وہ بنا دی گئی ہیں۔ اسی طرح ہمیں بحریہ ٹاؤن والوں نے لاہور میں ایک بلڈنگ مہیا کی ہے وہاں بھی patrolling post بنا دی گئی ہے۔ جس وقت اس سوال کا جواب جمع کرایا گیا تھا اُس وقت operational 340 patrolling posts تھیں۔ اب 347 patrolling posts functional ہیں تو اس جواب کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مزید seven patrolling posts operational ہو چکی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس جواب سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں کیونکہ ایک patrolling post کی جگہ تو بحریہ ٹاؤن نے دے دی اور پورے ڈیڑھ سال کے اندر انہوں نے six patrolling posts بنائی ہیں لیکن انہوں نے اس بات کا جواب نہیں دیا کہ پچھلے ڈیڑھ سال میں کتنی نئی گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! New patrolling posts کو ضرورت کے مطابق ساری چیزیں مہیا کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ میں انہیں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ اوکاڑہ میں ہماری two patrolling posts زیر تعمیر بھی ہیں۔ مزید 174 patrolling posts آئندہ مالی سالوں میں ہم بنائیں گے۔ جہاں جہاں ہم patrolling posts بنائیں گے وہاں پر گاڑی اور سارا اسٹاف بھی مہیا کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہم یہ [***] تو سنتے رہتے ہیں کہ "گا، گی، گے" یہ سب ہوتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ [***] کی بات کارروائی میں سے حذف کر دی جائے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ ایک معزز ممبر ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی ایک معزز ممبر ہیں۔ یہاں [***] کی بات مناسب نہیں لگتی اور آپ تو بہت منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں آپ اس ایوان کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آئندہ ریسرچ کر کے اور الفاظ استعمال کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ ان منظور شدہ operative patrolling posts کی پوزیشن یہ ہے کہ 106 سب انسپکٹرز نہیں ہیں، 354 اسسٹنٹ سب انسپکٹرز نہیں ہیں، ہیڈ کانسٹیبلز 540 نہیں ہیں، کانسٹیبلز 2485 کم ہیں اور ڈرائیور کانسٹیبلز 244 کم ہیں۔ یہ وہ اسامیاں ہیں جو منظور شدہ ہیں۔ اگر ان کی فیصد نکالیں تو 25 سے 35 فیصد اسامیاں خالی ہیں۔ میں نے شروع میں اسی لئے تذکرہ کیا تھا کہ تدریج کے ساتھ اس محکمہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان سے یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ یہ جو اسامیاں خالی ہیں، معلوم نہیں کتنے عرصہ سے خالی ہیں کیا آئندہ مالی سال میں ان اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! 522 پٹرولنگ پوسٹس کی تعمیر کا منصوبہ تھا۔ اس لحاظ سے ابتدائی طور پر 450 پٹرولنگ پوسٹس کی تعمیر کی منظوری دی گئی تھی اور اسی لحاظ سے اسامیوں کی بھی منظوری دی گئی تھی۔ جو اسامیاں خالی ہیں یہ اس لحاظ سے ہیں اور جو پٹرولنگ پوسٹس کام کر رہی ہیں ان میں بھی جو باقی ماندہ اسامیاں ہیں وہ انشاء اللہ جلد پُر کر دی جائیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ مجھے جلد کا نہیں بلکہ یہ بتائیں کہ آئندہ مالی سال میں یہ کر دیں گے یا نہیں؟ کیونکہ اب نیا مالی سال آ رہا ہے۔ یہ بہت اہم محکمہ ہے اس سے دیہاتیوں اور کسانوں کو بڑا فائدہ ہے ورنہ ڈاکو فصلات سمیت ٹریکٹر ٹرالیاں چوری کر کے لے جاتے تھے۔ ان کی وجہ سے یہ سلسلہ رکا ہے۔ میں اس ادارے کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اچھا کام کیا ہے۔ اس حوالے سے یہ گورنمنٹ کی اچھائی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ خراج تحسین صرف آپ کی طرف سے جا رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ آئندہ مالی سال میں ہم یہ اسامیاں پُر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 4270 چوہدری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2505 پھر ڈاکٹر سید وسیم اختر آپ کا ہے۔ آپ نے ایک سوال پہلے کر لیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ سوال نہیں کرنا چاہتا پھر آپ کہیں گے کہ دو سوال ہو گئے ہیں۔ میں دوسرا سوال take up کروں گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب نے اپنا سوال نمبر 2505 کو withdraw کر لیا ہے اگلا سوال نمبر 2590 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2611 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بھکر: فرقہ وارانہ کشیدگی کے باعث ہلاک ہونے والے 12 افراد کی تفصیلات

*2611: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 23۔ اگست 2013 کو بھکر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کی بنیاد پر 12 افراد ہلاک ہو گئے اور بیسیوں زخمی ہو گئے؟

(ب) ان بارہ ہلاک شدگان کو کس کس طرح کے زخم آئے تھے اور کن ہتھیاروں سے لگے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس پورے واقعہ کا پس منظر کیا تھا نیز اس پورے واقعہ کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

(د) ایف آئی آر کی نقل فراہم کریں نیز مقدمہ کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) یہ کہ مورخہ 13-08-23 کو ضلع ہذا میں فرقہ وارانہ کشیدگی پر دس افراد قتل ہوئے اور چار افراد زخمی ہوئے جس کے درج ذیل مقدمات رجسٹرڈ ہوئے۔

1. مقدمہ نمبر 158 مورخہ 13-8-23 جرم 324/34 PPC 7 ATA تھانہ سٹی دریاخان
2. مقدمہ نمبر 159 مورخہ 13-8-23 جرم 302/34 PPC 7 ATA تھانہ سٹی دریاخان
3. مقدمہ نمبر 160 مورخہ 13-8-23 جرم 302 PPC 7 ATA تھانہ دریاخان
4. مقدمہ نمبر 318 مورخہ 13-8-23 جرم 149/148/324/302 ت پ ATA 7/9 صدر بھکر
5. مقدمہ نمبر 319 مورخہ 13-8-23 جرم 149/148/435/324/302 ت پ ATA 7/9 صدر بھکر

(ب) دس مقتولین کے زخموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

مقدمہ نمبر 313/13 صدر بھکر

1۔ خان محمد (سامنے چھاتی پر نشان فائر اسلحہ آتشیں)
2۔ علی رضا (سامنے ماتھے پر نشان فائر بذریعہ اسلحہ آتشیں)

مقدمہ نمبر 319/13 صدر بھکر

3۔ غلام مصطفیٰ (نشان فائر پسٹل 30 بور بازو اور دائیں آنکھ کے نیچے)
4۔ حافظ محمد اشرف (متعدد نشان زخم سر کی پچھلی جانب اور بذریعہ ٹوکا اور دائیں آنکھ کے نیچے بذریعہ چھرا)
5۔ احمد علی (سر پر متعدد زخم بذریعہ کلہاڑی)
6۔ عبدالرحمٰن (سر پر متعدد زخم بذریعہ کلہاڑی)
7۔ محمد بلال (متعدد نشان فائر سامنے پیٹ پر بذریعہ کلاشنکوف)
8۔ ساجد (نشان فائر پسٹل 30 بور سر پر پچھلی طرف)

مقدمہ نمبر 159/13 سٹی دریاخان

9۔ سید عمران حیدر (نشان فائر پسٹل گردن پر دائیں طرف، نشان فائر پسٹل دائیں کنپٹی پر)

مقدمہ نمبر 163/13 سٹی دریاخان

10۔ محمد کامران (سینہ میں فائر ضرر اسلحہ آتشیں)

(ج) مورخہ 13۔08۔21 کو غلام محمد جنرل سیکرٹری ASWJ کو نامعلوم ملزمان نے قتل کیا جس کا مقدمہ نمبر 314 مورخہ 13۔08۔21 جرم 302/34 ت پ 7ATA تھانہ صدر بھکر درج ہوا جس کے ردعمل کے طور پر ASWJ کے لوگوں نے بھکر سٹی میں احتجاج کیا اور احتجاج کے بعد لوگ پُرامن طور پر منتشر ہو گئے۔ ASWJ کے لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے

کہ واپسی پر کوٹلہ جام کے مقام پر اہلسنت والجماعت اور شیعہ فرقہ کے درمیان تصادم ہوا سکیورٹی کے تمام انتظامات مکمل تھے۔

(د) مندرجہ بالا وقوعہ کے متعلق پانچ ایف آئی آر درج ہوئیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ محکمہ داخلہ بہت اہم محکمہ ہے اس لئے ہر تین ماہ میں ایک دفعہ ان کا نمبر لگنا چاہئے۔ ان کا نمبر کافی دیر بعد لگا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس دوران جو اہم معاملات رونما ہوتے ہیں وہ اتنے پرانے ہو جاتے ہیں کہ ان پر بحث فضول ہو جاتی ہے۔ میری آپ سے request ہے کہ سیکرٹریٹ اس پر مہربانی کرے اور تین ماہ میں ایک دفعہ ان کا ضرور نمبر لگائے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس وقت یہ فرقہ وارانہ کشیدگی کا واقعہ بھکر میں رونما ہوا تھا جس کے نتیجے میں بارہ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس پر پورے پنجاب میں بڑی تشویش تھی۔ میں نے یہاں پر تحریک التوائے کار بھی دی تھی لیکن اس کا نمبر اس وقت نہیں آ سکا اور معاملہ گول ہو گیا۔ میں اب پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں ایک تو یہ ہے کہ جو پانچ مقدمات 158,159, 160,318 اور 319 درج ہوئے ہیں اس وقت ان کی کیا پوزیشن ہے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ ASWJ کے لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے کہ واپسی پر کوٹلہ جام کے مقام پر اہلسنت والجماعت اور شیعہ فرقہ کے درمیان تصادم ہوا۔ سکیورٹی کے تمام انتظامات مکمل تھے۔ کیا سکیورٹی کے انتظامات فرقہ وارانہ کشیدگی کرانے کے لئے مکمل تھے؟ اس تصادم میں بارہ افراد اپنی جان کی بازی ہار گئے تو اس وقت سکیورٹی کیا کر رہی تھی؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا سکیورٹی lapse کیوں ہوا؟ میں نے ذاتی طور پر اس کی پوری تحقیق کی اور وہاں کے جماعت اسلامی کے لوگوں سے معلومات حاصل کیں اس میں سکیورٹی کا بہت بڑا lapse تھا لیکن ہمیں کوئی پتا نہیں لگا کہ اس کے نتیجے میں کیا ہوا؟ اسی طرح چھوٹو گینگ کا معاملہ راجن پور میں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس بات پر آئیں باقی چھوٹو کا جب ذکر آئے گا تو بات ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس وقت سے بتائیں کہ ان پانچ مقدمات کی کیا پوزیشن ہے، کیا کسی کو سزا ہوئی ہے؟ اور جو سکیورٹی lapse تھا، یہ کہتے ہیں کہ سکیورٹی کے انتظامات مکمل تھے، کیا ہی اچھے انتظامات تھے کہ تصادم ہو گیا اور بارہ افراد ہلاک ہو گئے۔ اس میں انہوں نے کیا جائزہ لیا ہے اور کن کن لوگوں کو سزا دی ہے؟ یہ کھلے دل سے بات کریں اور ایوان کو اعتماد میں لیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 23-اگست 2013 کو بھکر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کی بنیاد پر بارہ افراد ہلاک ہو گئے اور بیسیوں زخمی ہو گئے؟ سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ بارہ افراد ہلاک نہیں ہوئے۔ معزز ممبر کا یہ سوال ہی درست نہ ہے۔ اس واقعہ میں دس افراد ہلاک ہوئے تھے جبکہ انہوں نے بارہ لکھے ہیں۔ اگر ان کے پاس دو افراد کی معلومات ہیں جو ہمارے علم میں نہیں ہیں یا وہاں پر رپورٹ نہیں ہے تو پہلے معزز ممبر ہمیں اس بات کا بتادیں تاکہ ہم اس کا صحیح جواب دے سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی جیسا کہ معزز ممبر نے خود پڑھ کر جواب دیا ہے کہ دو مذہبی تنظیموں یا مسالک کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ اصل میں 13-08-21 کو اہلسنت والجماعت سابقہ سپاہ صحابہ کے جنرل سیکرٹری غلام محمد کا قتل ہوا تھا جس کا مقدمہ 314 مورخہ 13-08-21 کو بجرم 302 7ATA تھانہ صدر بھکر درج ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں 23 تاریخ کو انہوں نے احتجاج کیا۔ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ سکیورٹی کے انتظامات مکمل تھے۔ بھکر شہر میں احتجاج ہوا وہاں پر سکیورٹی کے انتظامات مکمل تھے اور وہاں پر کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ وہاں پر مختلف علاقوں سے لوگ آئے ہوئے تھے جو واپس جا رہے تھے تو کوٹلہ جام بھکر تحصیل کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے وہاں سے جب گزرے تو ان کا آپس میں تصادم ہو گیا جس کے نتیجے میں یہ نقصانات ہوئے۔ اسی طرح دس پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک اور قصبہ دریا خان ہے جب وہاں پر پتا چلا کہ کوٹلہ جام میں ہمارے لوگوں کو قتل کیا گیا ہے یا جھگڑا ہوا ہے تو وہاں پر بھی فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور قتل ہوئے اس لئے ڈیپارٹمنٹ نے جو کہا ہے کہ سکیورٹی کے انتظامات مکمل تھے تو یہ بالکل صحیح بات ہے بھکر شہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں جہاں پر یہ احتجاج ہوا تھا وہاں پر سکیورٹی کے انتظامات مکمل تھے وہاں پر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا راستے میں اور دوسرے شہروں میں ناخوشگوار واقعات پیش آئے تھے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی انہوں نے مقدمات کی موجودہ پوزیشن اور تفصیل پوچھی ہے تو میں تفصیل کے ساتھ معزز ممبر اور اس ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ مقدمہ نمبر 318 مورخہ 13-08-23 جرم 149/148/324/302 ت پ تھانہ صدر بھکر میں کل ملزمان 74 تھے ان میں سے 16 گرفتار ہوئے 58 بے گناہ ہوئے ایک اشتہاری ہے۔ اس میں جو لوگ قتل ہوئے ان کی تعداد 2 ہے، 2 افراد کو سزائے موت ہوئی اور 4 افراد کو عمر قید ہوئی یہ اس کی صورتحال ہے۔ اس میں اسلحہ کی بھی برآمدگی کی گئی جس میں 30 بور پسٹل 8 عدد اور ایک عدد رائفل تھی۔ اسی طرح مقدمہ نمبر 319 مورخہ 13-08-23 جرم 148/435/324/302 149/ت پ ATA 9 /7 تھانہ صدر بھکر، اس مقدمے میں 6 اشخاص قتل ہوئے، کل ملزمان 124 تھے ان میں سے گرفتار 122 ہوئے، 74 بے گناہ ہوئے اور ایک اشتہاری ہے۔ ان میں 7 ملزمان کو سزائے موت ہوئی، ایک کو عمر قید ہوئی اور اس میں بھی اسلحہ کی برآمدگی کی گئی ہے جس میں 30 بور پسٹل 8 عدد، کلاشنکوف ایک عدد، کلہاڑی ایک عدد اور 6 عدد ڈنڈے برآمد ہوئے۔ اسی طرح مقدمہ نمبر 158 مورخہ 13-08-23 جرم 324/34 PPC 7 ATA---

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں یہ آپ کے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس بھی لکھا ہوا ہوگا بجائے اس کے کہ ہم اس پر اور زیادہ ٹائم لیں تو آپ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے، میرا بس ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو بات کی ہے کہ بھکر شہر میں انتظامات مکمل تھے تو باقی علاقے اللہ کے حوالے تھے، آخر ایجنسیاں، آئی بی اور دوسرے ادارے کدھر تھے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ تو جہاں پر کوئی انفارمیشن ملتی ہے وہاں پر پہنچتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ان کے انتظامات ناقص تھے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اللہ خیر کرے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے کیا کارروائی کی ہے کیا اس کا کوئی جائزہ ہوا ہے؟ اس کی کوئی تفصیل نہیں دی---

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ تو ان کو سزا ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آدمی بیٹھ کر جائزہ لیتا ہے کہ ہمارے ساتھ ۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ابھی دو اشتہاری ہیں ان کو وہ انشاء اللہ پکڑنے کے لئے پوری محنت کریں گے۔ جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2743 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: بھتہ مافیا گروپوں اور نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کی تفصیلات

*2743: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں مارچ 2012 کے دوران حکومت پنجاب نے کتنے بھتہ مافیا گروپوں اور غیر معیاری نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض جرائم پیشہ عناصر سکیورٹی کمپنیوں میں ملازمت اختیار کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پرائیویٹ سکیورٹی کمپنیوں کی جانچ پڑتال کے لئے کوئی واضح قانون بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) مارچ 2012 کے دوران حکومت کتنی پرائیویٹ نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی نیز اس کارروائی کے دوران کس کس کمپنی سے جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی گئی اور کمپنی کو سیل یا جرمانہ یا بند کر دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) مارچ 2012 کے دوران کسی کمپنی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی لیکن جنوری 2014 سے لے کر اب تک تین لائسنس منسوخ کئے جا چکے ہیں۔

(ب) سکیورٹی کمپنیاں گارڈز بھرتی کرتے وقت متعلقہ گارڈ کے کردار کے بارے میں قانون کے مطابق سپیشل برانچ سے جانچ پڑتال کرواتی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں موجود سکیورٹی کمپنیوں کے چیک اینڈ بیلنس کو جانچنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ایک ویب سائٹ (www.pmuphp.gop.pk/security/loginform.aspx) ڈیزائن کی ہے جس پر تمام سکیورٹی کمپنیاں اپنا درج ذیل ڈیٹا لوڈ کرتی ہیں۔

i۔ گارڈز کی تفصیل ii۔ کمپنی پروفائل

iii۔ اسلحہ کی تفصیل iv۔ ڈائریکٹر اور کمپنی کے عملہ کی تفصیل

سکیورٹی گارڈز اور متعلقہ عملہ کی سپیشل برانچ سے رپورٹ منگوائی جاتی ہے۔اس ضمن میں سپیشل برانچ نے ایک جامع proforma مرتب کیا ہے جس میں گارڈز کی مکمل ہسٹری / تفصیل شامل ہے اور گارڈز کی ٹریننگ کے لئے ضلع لیول پر پولیس ٹریننگ، APSAA ٹریننگ سکول اور فونکس ٹریننگ سکول رجسٹرڈ کئے گئے ہیں نیز تمام سکیورٹی کمپنیوں کو پنجاب پرائیویٹ سکیورٹی کمپنیز (ریگولیشن اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 2002 اینڈ رولز 2003 کے تحت رجسٹرڈ کیا جاتا ہے اور ان کی جانچ پڑتال اور تجدید بھی مندرجہ بالا آرڈیننس اور رولز کے تحت کی جاتی ہے۔

(د) مارچ 2012 کے دوران کسی کمپنی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی لیکن جنوری 2014 سے لے کر اب تک تین لائسنس منسوخ کئے جا چکے ہیں۔

نئے اسلحہ لائسنس کے اجراء کے لئے شرائط:

(1) سکیورٹی گارڈ کی سکیورٹی کلیرنس بذریعہ سپیشل برانچ، پنجاب لاہور۔

(2) سکیورٹی گارڈ کی ٹریننگ بذریعہ مجاز ٹریننگ سکول۔

(3) نئے ہتھیار کے لئے justification/rationalization کی تفصیل۔

(4) سکیورٹی کمپنی کو ملنے والے نئے کنٹریکٹ کی کاپی او تھ کمشنر سے تصدیق شدہ۔

(5) سکیورٹی گارڈ کی تعیناتی کی تفصیل۔

کمپنی کے لائسنس کی تجدید کے لئے شرائط:

(1) فیس مبلغ۔/15000 روپے برائے تین سال۔

(2) ڈائریکٹرز کی سکیورٹی کلیرنس بذریعہ سپیشل برانچ، پنجاب لاہور۔

(3) سکیورٹی گارڈ کی سکیورٹی کلیرنس بذریعہ سپیشل برانچ، پنجاب لاہور۔

(4) سکیورٹی گارڈ کی ٹریننگ بذریعہ مجاز ٹریننگ سکول۔

(5) جاری شدہ اسلحہ لائسنس کی سالانہ تجدید۔

(6) گارڈ تعیناتی کی تفصیل۔

(7) کمپنی کی سالانہ رپورٹ۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ ضلع لاہور میں مارچ 2012 کے دوران حکومت پنجاب نے کتنے بھتہ مافیا گروپوں اور غیر معیاری نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا؟ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ مارچ 2012 کے دوران کسی کمپنی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی تو کیا محکمہ on the floor of the House اس بات کی گارنٹی دیتا ہے کہ لاہور میں کوئی بھتہ مافیا اور غیر معیاری نجی سکیورٹی کمپنیاں موجود نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: امجد صاحب! انہوں نے تین کمپنیوں کے لائسنس منسوخ کئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کارروائی تو کوئی نہیں کی گئی ہے کیونکہ سوال میں تو کریک ڈاؤن کا پوچھا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ) جناب سپیکر! یہ جو نجی کمپنیاں ہیں ان کی باقاعدہ مانیٹرنگ کی جاتی ہے، سپیشل برانچ، ڈی جی مانیٹرنگ، ہوم ڈیپارٹمنٹ اور متعلقہ پولیس سٹیشن ان کو check کرتے ہیں جو سکیورٹی ایجنسیاں قوانین پر پورا نہیں اترتیں ان کے لائسنس منسوخ کئے جاتے ہیں اور یہ سوال جس وقت submit کروایا گیا تھا اس کے بعد بھی کافی سکیورٹی ایجنسیوں کے لائسنس منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ اس سوال کے submit کروانے اور اس کا جواب آنے تک 89 کمپنیوں کے لائسنس منسوخ کئے جا چکے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال تو بھتہ مافیا کے متعلق تھا اس میں کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا پوچھا گیا ہے تو اس کا جواب کوئی نہیں ہے۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ اگر بھتہ مافیا کے خلاف یا غیر معیاری نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کوئی کریک ڈاؤن نہیں ہوا تو اس کا مطلب یہ لے لیا جائے یا معزز پارلیمانی سیکرٹری on the floor of the House یہ گارنٹی دے دیں، سرٹیفکیٹ جاری کر دیں کہ لاہور میں کوئی بھتہ مافیا اور غیر معیاری سکیورٹی کمپنی نہیں ہے۔ میں نے تو یہ جواب مانگا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اگر کوئی غیر معیاری کمپنی ہوتی ہے تو اسی وجہ سے اس کا لائسنس منسوخ کیا جاتا ہے۔ میں تو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ 89 سکیورٹی کمپنیوں کے لائسنس منسوخ کئے گئے ہیں اس کو یہ بھتہ مافیا کا نام دیں یا کوئی اور نام دیں، میں صرف سکیورٹی کمپنیوں کی بات کروں گا کہ جو سکیورٹی کمپنیاں rules and regulations کے مطابق کام نہیں کرتیں ہم ان کے لائسنس کی تجدید نہیں کرتے، ان کے نئے لائسنس کا اجراء نہیں کرتے اور جو کمپنیاں اپنے معیار پر پورا نہیں اترتیں تو ہم ان کے بھی لائسنس منسوخ کر دیتے ہیں۔ اس میں بھتہ مافیا کی بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ یہ سکیورٹی ایجنسیوں کی بات کر رہے ہیں یا بھتہ مافیا کی بات کر رہے ہیں یہ اپنے سوال کو تھوڑا سا بہتر کر لیں تو پھر میں کوئی جواب دے پاؤں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے تو دونوں کی بات کی ہے اور یہ سوال میں بھی لکھا ہوا ہے میں نے تو صرف اسے elaborate کیا ہے کیونکہ یہاں پر جواب بھتہ مافیا اور کریک ڈاؤن دونوں کے خلاف خاموش ہے تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ چونکہ بھتہ مافیا کے خلاف کوئی کریک ڈاؤن یا کارروائی نہیں کی گئی، حالانکہ ہم روز ٹی وی پر دیکھتے ہیں اور خبریں پڑھتے ہیں کہ اتنے مجرم پکڑے گئے یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا لیکن یہاں پر محکمہ تو سب ہرا ہرا ہی بیان کر رہا ہے تو اس پر مجھے certify کر دیں کہ کچھ بھی نہیں ہے تو پھر آگے اس پر کوئی بات کروں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! بھتہ مافیا کی اگر کہیں پر کوئی رپورٹ ہوتی ہے تو قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے لیکن یہاں پر تو بات سکیورٹی کمپنیوں کی ہو رہی تھی تو اس کے متعلق جب میں نے کہہ دیا ہے کہ 89 کمپنیوں کے لائسنس منسوخ کئے گئے ہیں تو اس سے بڑا کریک ڈاؤن یا کارروائی کیا ہو سکتی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! صرف سکیورٹی کمپنیوں کی بات نہیں ہو رہی بلکہ بھتہ مافیا کی بھی بات ہو رہی ہے تین مرتبہ تو میں نے اٹھ کر بھی بیان کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! کوئی نشاندہی کریں یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے اس بھتہ مافیا کو ختم کرنے کے لئے کوئی تحریک دی ہے یا پھر اس کی کوئی خبر آ گئی ہے تو وہ خبر کہاں ہے، آپ مجھے دکھا دیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ مارچ 2012 کے دوران حکومت پنجاب نے کتنے بھتہ مافیا گروپوں اور غیر معیاری نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا ہے؟ تو اس کے جواب میں معزز پارلیمانی سیکرٹری فرمارہے ہیں کہ کارروائی کی جاتی ہے۔ اگر کارروائی کی جاتی ہے تو وہ ہمیں بتادیں کہ اتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اگر نہیں کی جاتی تو بتادیں کہ جناب ہم ان کے خلاف کارروائی نہیں کرتے کیونکہ ہم ان سے ڈرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ مارچ 2012 کے دوران حکومت پنجاب نے کتنی پرائیویٹ نجی سکیورٹی کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ تھا کہ مارچ 2012 کے دوران کسی کمپنی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی لیکن جنوری 2014 سے لے کر اب تک سے مراد یہ ہے کہ جب اس سوال کا جواب submit کروایا گیا تھا اس وقت تک تین لائسنس منسوخ کئے گئے تھے۔ اس کے بعد 86 لائسنس منسوخ کئے گئے ہیں اس طرح کل 89 لائسنس نجی سکیورٹی کمپنیوں کے منسوخ کئے گئے ہیں تو یہ معزز ممبر کس طرح فرماتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ان کے پاس سوال کوئی اور ہے کیونکہ یہ بار بار سکیورٹی کمپنیاں پڑھ رہے ہیں جبکہ میں تو بھتہ مافیا کی بات کر رہا ہوں اور یہ سکیورٹی کمپنیوں پر چلے جاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! معزز ممبران کے بیشتر سوالات بہتر انداز میں ہوتے ہیں اور ان کا بہتر انداز میں جواب دیا جا سکتا ہے۔ کچھ سوال اس قسم کے مبہم ہوتے ہیں کہ ان میں مختلف چیزوں کو relate کر دیا جاتا ہے جس کا جواب بھی اسی sense میں آتا ہے۔ یہ سارا سوال نجی سکیورٹی کمپنیوں کے بارے میں تھا تو اسی sense میں ڈیپارٹمنٹ نے اس کا سارے کا سارا جواب دیا ہے۔ اگر معزز ممبر کوئی بھتہ مافیا یا کسی اور کی بات کرنا چاہتے ہیں تو یہ proper question submit کروادیں تو پھر ہم اس کا proper answer لے لیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں سوال میں بھتہ مافیا لکھا تو ہوا ہے اور میں ان کو کیسے بتاؤں؟

جناب سپیکر: امجد صاحب! بے شک لکھا ہوا ہے آپ ان کو بتا دیں کوئی point out تو کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! لکھا تو ہوا ہے میں تو بس اس کا جواب مانگ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر کوئی معاملہ ہو گا تو وہ اسے قابو کریں گے۔ اگر آپ کے پاس کوئی particular case ہے تو آپ ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کسی سوال کے figures میں یا عبارت میں کوئی ایسی بات لکھ دیں جو درست نہ ہو تو ڈیپارٹمنٹ اس کا جواب دینے کا پابند ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی اس سے پہلے سوال یہ تھا کہ 12 افراد قتل ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ اس حوالے سے تحریک التوائے کار لے آئیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگلا سوال محمد آصف باجوہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 2769 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ سے ڈسکہ اور ڈسکہ سے گوجرانوالہ روڈ پر ٹریفک وارڈنز کی تعیناتی کی تفصیلات

*2769: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ تا گوجرانوالہ دو رویہ سڑک تعمیر ہو چکی ہے، گاڑیوں کی رفتار بہت زیادہ ہے اور کوئی سپیڈ چیکنگ کا نظام موجود نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت سیالکوٹ سے ڈسکہ اور ڈسکہ سے گوجرانوالہ روڈ پر ٹریفک وارڈن تعینات کرنے اور سپیڈ چیکنگ کیمرہ جات لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ حادثات سے بچا جا سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) اس ضمن میں ایس پی ٹریفک ریجن گوجرانوالہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جو بمطابق رپورٹ سیالکوٹ تا گوجرانوالہ دورویہ روڈ تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔

پل نہر موترہ وسٹی ایریا ڈسکہ (چونگی نمبر 8 لاری اڈا ڈسکہ) کا ایریا ٹریفک پولیس سیالکوٹ کی زیر نگرانی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس روڈ پر سپیڈ چیکنگ کا انتظام نہ ہے تو یہ بات درست نہ ہے کیونکہ اس روڈ پر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے یا اوور سپیڈ کرنے پر ٹریفک پولیس کا عملہ فوری کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

جہاں تک پولیس چیک پوسٹ اوٹھیاں تا پل نہر نندی پور کے ایریا کا تعلق ہے یہ ایریا پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پولیس گوجرانوالہ کی زیر نگرانی ہے تاہم یہ سڑک زیر تعمیر ہے اور divider پر بھی کام جاری ہے۔ چونکہ یہ سڑک پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پولیس کے زیر نگرانی ہے لہٰذا اس روڈ پر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی یا اوور سپیڈ کرنے والے کے خلاف پٹرولنگ پولیس ہی کارروائی عمل میں لاتی ہے۔

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب نے ضلع سیالکوٹ میں ٹریفک وارڈن تعینات کر دیئے گئے ہیں جو سٹی تحصیل میں ڈی پی او سیالکوٹ و ایس ایس پی ٹریفک ریجن گوجرانوالہ کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں۔ مجوزہ قانونی ترامیم کے بعد سارے ضلع بشمول ڈسکہ روڈ پر ٹریفک وارڈن سروس کا آغاز کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) کا یہ جواب دیا ہے کہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی یا اوور سپیڈ کرنے والوں کے خلاف پٹرولنگ پولیس ہی کارروائی عمل میں لاتی ہے۔ کیا according to law پٹرولنگ پولیس کو کارروائی کرنے کا کوئی اختیار حاصل ہے؟

جناب سپیکر: جی، باجوہ صاحب! پہلے آپ اپنی سیٹ پر جائیں پھر پوچھتے ہیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ I am sorry

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پٹرولنگ پولیس والوں کو چالان کرنے یا کسی قسم کی قانونی کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے یا کوئی نئی قانون سازی ہو گئی ہے جو شاید میرے علم میں نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! پٹرولنگ پولیس کے پاس یہ اختیارات ہیں کہ وہ ٹریفک کی چیکنگ کر سکیں اور اُن کے چالان وغیرہ کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، آگے چلیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اِن کا جواب میری نظر میں درست نہیں ہے کیونکہ میرے علم کے مطابق اُن کے پاس اختیار ہے اور نہ وہ چالان کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بات جو آپ کہہ رہے ہیں کہ غلط ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ اپنی تسلی کریں اور پھر اُن کی بات مانیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے، میں اُن کی بات accept کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ کہتے ہیں کہ سٹی ڈسکہ اور ڈسکہ روڈ پر ٹریفک وارڈن سروس کا آغاز کر دیا جائے گا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یقین دہانی کروا دیں کہ ٹریفک وارڈنز کی وہاں پر کب تک تعیناتی ہو جائے گی اور اس روڈ پر سپیڈ چیکنگ کیمرے کب تک instal کر دیں گے؟ اس کا یہ time-frame دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں انشاء اللہ ٹریفک وارڈنز کو سپیڈ چیکنگ کیمرے مہیا کر دیئے جائیں گے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری انفارمیشن کے مطابق آج تک ڈسکہ روڈ پر ٹریفک وارڈنز کی تعیناتی اور سپیڈ چیکنگ کیمروں کی ایسی کوئی proposal ان کی طرف سے نہیں گئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں انشاء اللہ کر دیں گے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): چلیں، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں ٹریفک وارڈنز تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مختلف اضلاع میں ٹریفک وارڈنز تعینات ہیں اور کچھ میں نہیں ہیں، اس کا کیا معیار ہے اور جن اضلاع میں یہ تعینات کئے جاتے ہیں اس کا کوئی معیار ہے؟

جناب سپیکر: آپ اس سوال کے متعلق بات کریں اور اسی میں ہی اپنے آپ کو محدود کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس سوال کے متعلق ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جو جواب لکھا گیا ہے اس میں اگر آپ کو کوئی غلط چیز نظر آتی ہے تو ضرور پوچھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں لکھا گیا ہے کہ ٹریفک وارڈنز تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ محرک تو کہہ رہے ہیں کہ تعینات نہیں کئے جبکہ یہ کہتے ہیں کہ کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ پتا نہیں کہاں پہنچ گئے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جز (ب) پر ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر آپ کے پاس ان کی بات کا کوئی جواب ہے تو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ٹریفک وارڈنز تعینات کئے گئے ہیں اور کچھ بڑے شہر جہاں پر ٹریفک کا flow زیادہ ہے وہاں پر بھی ٹریفک وارڈنز تعینات کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3433 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔ محترمہ! میں پہلے بھی کہہ رہا تھا کہ آج عجیب بات ہوئی ہے کہ محترمہ ابھی تک تشریف نہیں لائیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ٹریفک کی وجہ سے تھوڑا late ہوئی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! معذرت کے ساتھ آپ کا پہلا سوال dispose of ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کوئی بات نہیں۔ میرا سوال نمبر 3482 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نگران دور حکومت میں جاری کئے گئے ڈی او لیٹرز کی تفصیلات

*3482: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نگران دور حکومت یکم مئی 2013 سے 30۔ مئی 2013 تک سی ایم سیکرٹریٹ پنجاب سے ڈی پی او لاہور کو لوگوں کی دادرسی کے لئے کتنے ڈی او لیٹر وصول ہوئے؟

(ب) ان میں سے کتنے لوگوں کی دادرسی کے لئے ڈی پی او لاہور نے احکامات کن کن افسران کو جاری کئے؟

(ج) ان افسران نے ڈی پی او کے احکامات پر عملدرآمد کیا، اگر نہیں تو ان کو زیر التواء رکھنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

(د) کیا ڈی پی او لاہور نے احکامات پر عملدرآمد نہ کرنے والے اہلکاروں/افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی، ان میں سے کتنے ڈی او لیٹرز کے جواب سی ایم سیکرٹریٹ پنجاب کو برائے اطلاع بھجوائے گئے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) قلمی ہے کہ دوران پیریڈ یکم مئی 2013 سے 30۔ مئی 2013 تک دفتر ڈی آئی جی (آپریشنز) لاہور میں دو ڈی او لیٹرز بحوالہ ذیل نمبرز موصول ہوئے ہیں۔ DS(L&O7/CMS/2-1/2008-III-373 مورخہ 13۔05۔21-STO/AS(A)/CMS/13/CT مورخہ 47-000501 13۔05۔02

(ب) چٹھی (نمبر 1) کا جواب بحوالہ دفتر ہذا نمبر 40334/E-III مورخہ 13۔08۔16 بھجوایا گیا برائے درخواست داخل دفتر کئے جانے۔ چٹھی (نمبر 2) متعلقہ انوسٹی گیشن ونگ تھی جو انوسٹی گیشن ونگ کو بحوالہ نمبر 26054/E-I مورخہ 13۔05۔09 بھجوائی گئی اور چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو بحوالہ نمبر 26055/E-I مورخہ 13۔05۔09 اطلاع دی گئی جو

انوسٹی گیشن ونگ نے بحوالہ نمبرDIG/6610 مورخہ چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو جواب بھجوایا ہے۔

(ج) جو چٹھی ہائے موصول ہوئی تھیں ان پر عملدرآمد کیا جاچکا ہے اور ان کے جوابات بھجوائے جاچکے ہیں۔

(د) جو چٹھی ہائے موصول ہوئی تھیں ان پر عملدرآمد کیا جاچکا ہے اور ان کے جوابات بھجوائے جاچکے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! نگران حکومت کے دوران وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کو جو درخواستیں گئی تھیں میں نے اُن کے بارے میں تفصیلات مانگی تھیں جس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ دو درخواستیں آئی تھیں۔ میں سوال میں پوچھنا یہ چاہ رہی تھی کہ وہ کس nature کے cases تھے اور اُس پر جو عملدرآمد ہوا تھا انہوں نے اُس کی تھوڑی سی تفصیل بتادی ہے۔ میرے تفصیل مانگنے کے باوجود صرف مختصر جواب دیا ہے کہ اس کے جوابات بھجوائے جاچکے ہیں۔ یہ ذرا detail بتادیں کہ وہ کس nature کے کیس تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل محترمہ کو اجلاس کے بعد مہیا کردی جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ آپ نے کیا بات کردی؟ چلیں، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ آپ اپنا جواب منگوالیں۔ اگلا سوال نمبر 3656 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب بھی غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب آگے چلیں کیونکہ اس سوال کو dispose of کردیا گیا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 4208 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سال 2013 میں پولیس ویلفیئر فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*4208: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ پولیس کے پاس 31-دسمبر 2013 تک پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں کتنی رقم موجود تھی اور یہ فنڈ کن کن ذرائع سے حاصل ہوتا ہے؟

(ب) گوجرانوالہ کو سال 12-2011 اور سال 13-2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں کتنی رقم کہاں کہاں سے موصول ہوئی؟

(ج) گوجرانوالہ پولیس نے سال 13-2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ سے کتنی کتنی رقم کہاں کہاں خرچ کی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ جب محکمہ پولیس کا کوئی اہلکار شہید ہو جاتا ہے تو اس کے لواحقین کو محکمہ کی طرف سے دی گئی امدادی رقم پولیس ملازمین کی تنخواہوں سے کاٹی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) گوجرانوالہ پولیس کے پاس 31-دسمبر 2013 تک پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں 114157823/- روپے موجود تھے۔ یہ فنڈ محافظ مارکیٹ اور پولیس ویلفیئر پٹرول پمپ سے حاصل ہوتا ہے۔

(ب) گوجرانوالہ کو سال 12-2011 اور سال 13-2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں 88384004/- روپے محافظ مارکیٹ کے ماہانہ کرائے اور پولیس ویلفیئر کے پٹرول پمپ سے یہ رقم موصول ہوئی۔

(ج) گوجرانوالہ پولیس نے سال 13-2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ 44324635/- روپے شہیدوں اور مرحوم ملازمان کی بیوگان کو ماہانہ وظیفہ، حاضر ملازمان کو بیماری کی صورت میں اور بچیوں کی شادی کی صورت میں بطور مالی امداد، شہیدوں اور مرحوم ملازمان کو دونوں عیدوں پر عیدی دی جاتی ہے نیز مسیح ملازمان کے کرسمس اور ایسٹر کے موقع پر ان کو بھی عیدی دی جاتی ہے جبکہ 14-اگست اور 23-مارچ کو بھی نقد رقم دی جاتی ہے اور ضلع ہذا میں جو نفری دوسرے اضلاع سے منگوائی جاتی ہے ان کے کھانے کے اخراجات بھی اسی مد سے دیئے جاتے ہیں۔ تمام ضلع ہذا میں جو پولیس کے mess چل رہے ہیں ان کے کھانے کو بہتر بنانے کے لئے بھی رقم دی جاتی ہے، اس رقم سے قرض حسنہ بھی دیا جاتا ہے، سرکاری مساجد پر بھی

خرچہ کیا جاتا ہے اور جو ملازمین اچھی کارکردگی دکھاتے ہیں ان کو نقد انعام بھی دیا جاتا ہے۔ ضلع ہذا میں دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے اور سکیورٹی کو بہتر بنانے کے لئے رقم خرچ کی جاتی ہے۔ ہسپتال پولیس لائن میں ملازمین اور ان کی فیملی کی سہولت کے لئے مفت ادویات اور علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ ملازمین کے ریفریشر کورس کے اخراجات بھی اسی مد سے ادا کئے جاتے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ جب محکمہ پولیس کا کوئی اہلکار شہید ہو جاتا ہے تو اس کے لواحقین کو محکمہ کی طرف سے دی گئی امدادی رقم پولیس ملازمان کی تنخواہوں سے کاٹی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ گوجرانوالہ پولیس کو سال 12-2011 اور 13-2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں کتنی رقم کہاں کہاں سے موصول ہوئی؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ گوجرانوالہ کو سال 12-2011 اور 13-2012 میں پولیس ویلفیئر فنڈ کی مد میں 8 کروڑ 83 لاکھ 84 ہزار 4 روپے محافظ مارکیٹ کے ماہانہ کرائے اور پولیس ویلفیئر کے پٹرول پمپ سے یہ رقم موصول ہوئی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو رقم موصول ہوئی ہے اس میں سے محافظ مارکیٹ کے ماہانہ کرائے کی مد میں کتنی حاصل ہوئی ہے اور پولیس ویلفیئر کے پٹرول پمپ سے کتنی رقم حاصل ہوئی ہے، اس کے علاوہ یہ پٹرول پمپ مذکورہ مدت میں کم پیمانے پر پٹرول فروخت کرنے پر کتنی مرتبہ seal ہوا؟

جناب سپیکر: اچلانہ صاحب! یہ بتائیں کہ measurement پوری نہ ہونے کی وجہ سے کتنی دفعہ پٹرول پمپ seal ہوا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ fresh question ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسے نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میری معلومات کے مطابق یہ seal نہیں ہوا لیکن میں پھر بھی اس کی رپورٹ منگوا لیتا ہوں۔ اگر محافظ مارکیٹ کا یہ کرایہ پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، انصاری صاحب!

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ چیک کروالیں کیونکہ میری معلومات کے مطابق یہ پٹرول پمپ تین مرتبہ seal ہو چکا ہے۔ اگر یہ seal ہو چکا ہے تو کیا یہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کریں گے، اس کی یقین دہانی کروادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ ضرور کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ ذرا خیال کریں کیونکہ ان کے بارے میں شکایتیں بہت آتی ہیں۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز (ج) میں پولیس ویلفیئر فنڈ کی رقم جہاں جہاں خرچ کی جاتی ہے اُس کی تفصیل دی گئی ہے۔ تفصیل میں یہ لکھا گیا ہے کہ ضلع ہذا میں جو پولیس کے mess چل رہے ہیں ان کے کھانوں کو بہتر بنانے کے لئے بھی رقم دی جاتی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ذرا وضاحت کر دیں کہ کھانوں کو بہتر بنانے کا کیا مطلب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! پولیس ویلفیئر فنڈ اپنے وسائل سے collect کرتی ہے اور ڈی پی او جہاں پر سمجھتا ہے کہ پولیس ملازمین کی فلاح کے لئے اسے استعمال کیا جائے جیسے بیوگان کی امداد، اُن کے بچوں کے وظائف، پولیس ملازمین کے لئے قرض حسنہ اور mess وغیرہ کے لئے یہ فنڈ استعمال کیا جاتا ہے۔ کھانے کو بہتر کرنے سے مراد یہ ہے کہ mess وغیرہ میں بھی پولیس ویلفیئر فنڈ استعمال کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہر تھانہ "چٹیاں" وصول کرتا ہے تو وہ مد بھی اس کے اندر شامل کر دی جائے۔

جناب سپیکر: کیا وصول کرتا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہر سائل سے تھانوں میں "چٹیاں" لی جاتی ہیں تو اس "چٹی" کی رقم بھی اس میں شامل ہوتی ہے جو کہ انہوں نے چھوڑ دی ہے۔

جناب سپیکر: آپ مثال دیں تو ہم ابھی ان سے پوچھتے ہیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔
ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 4418 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ پولیس کی منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4418: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ پولیس کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، عہدہ و گریڈ وار تفصیل بتائی جائے نیز خالی اسامیوں کی بھی تفصیل بتائی جائے؟
(ب) فیصل آباد کے کون کون سے تھانوں میں ایس آئی سب انسپکٹر بطور ایس ایچ او کام کر رہے ہیں، تعیناتی کب سے ہے؟
(ج) ضلع بھر میں کتنے انسپکٹر کہاں کہاں تعینات ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟
(د) ضلع بھر میں محکمہ پولیس کے کتنے ملازمین وی وی آئی پی اور وی آئی پی کے ساتھ ڈیوٹی دے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ و گریڈ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ضلع فیصل آباد میں ایس آئی، سب انسپکٹر جو بطور ایس ایچ اوز تعینات ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) ضلع فیصل آباد میں تعینات انسپکٹرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) ضلع فیصل آباد میں ذیل ملازمین VIP/VVIP ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔ تفصیل ذیل ہے:

سب انسپکٹر۔01، اسسٹنٹ سب انسپکٹر۔03، ہیڈ کانسٹیبلان۔03، کانسٹیبلان۔77

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(د) میں ہے کہ ضلع بھر میں پولیس کے کتنے ملازمین وی وی آئی پی اور وی آئی پی کے ساتھ ڈیوٹی دے رہے ہیں جس کے جواب میں ہے کہ ایک سب انسپکٹر، ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر، تین ہیڈ کانسٹیبل اور اسی طرح آگے ہے"۔ فیصل آباد کے اندر جہاں رانا ثناء اللہ خان بھی ہیں اور جناب عابد شیر علی بھی ہیں، جہاں پر اور بھی کافی لیڈر ہیں---

جناب سپیکر: Permanent duty کسی کے ساتھ نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! مجھے جو معلومات وہاں سے دی گئی ہیں اگر یہ درست نہ ہیں تو میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے چل کر دکھائیں کہ وہاں پر وی وی آئی پی ڈیوٹی پر صرف ایک ایک بندہ لگا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جواب پورا تو پڑھ لیں۔ سب انسپکٹر ایک---

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے پورا پڑھا ہے۔ جو 77 کانسٹیبلز لگے ہوئے ہیں وہ تو واک کرنے کے لئے ایسے ہی پھر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: 77 کانسٹیبل بھی ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وہ واک کرنے کے لئے ہیں اور جو main بندے کنٹرول کرنے والے ہیں تو ان میں ایک بندہ ہے جو آپ کہہ رہے ہیں کہ سب انسپکٹر اور ایک ہی اسسٹنٹ سب انسپکٹر ہے جو کہ فیصل آباد کے اندر وی وی آئی پی اور وی آئی پی کو کنٹرول کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: اسسٹنٹ سب انسپکٹر تین ہیں اور سب انسپکٹر ایک ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایک سب انسپکٹر ہے۔ وہی کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جتنے وی وی آئی پی اور وی آئی پی وہاں پر ہیں تو اگر یہ مجھے گارنٹی دے دیں کہ اتنے ہی لوگ وہاں پر ہیں اور اس سے زیادہ نہیں ہیں تو میں آرام سے خاموشی کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔ یہ مجھے گارنٹی دے دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کیا سوال آپ نے نکالا ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! دیا گیا جواب صحیح ہے۔ ایک سب انسپکٹر، تین اسسٹنٹ سب انسپکٹر، تین ہیڈ کانسٹیبلان اور 77 کانسٹیبلان وی وی آئی پی اور وی آئی پی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی وی وی آئی پی movement ہو تو مزید بھی پولیس یا محکمہ کے افسر ڈیوٹی کرتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر میں اس سے کم از کم double number لا کر انہیں یہاں پر پیش کر دوں with proof تو پھر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نہیں لا سکیں گے میرے بھائی! آپ جانے دیں اور وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں صحیح کہہ رہے ہیں۔ چھوڑ دیں اس بات کو اور آگے چلیں۔ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 4507 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چوہدری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 5262 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ریسکیو 1122 کا دائرہ کار بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*5262: چوہدری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ریسکیو 1122 کا دائرہ کار صوبے کے تمام اضلاع تک بڑھا چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مالی سال 14-2013 میں بارہ تحصیلوں کو اس سکیم میں شامل کیا تھا اگر درست ہے تو یہ بارہ تحصیلیں کون کون سی ہیں نیز کیا ان تحصیلوں میں ریسکیو 1122 کی سہولت فراہم کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مالی سال 15-2014 کے دوران اس سکیم کو مزید 36 تحصیلوں تک وسعت دینے کا فیصلہ کیا تھا اگر درست ہے تو کیا مذکورہ سکیم کو ان 36 تحصیلوں تک وسعت دے دی گئی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں! حکومت ان تمام بارہ تحصیلوں میں ایمرجنسی سروس اپنی خدمات مہیا کر رہی ہے اور ان بارہ تحصیلوں میں لیاقت پور، صادق آباد، خان پور، احمد پور شرقیہ، جڑانوالہ، چیچہ وطنی، پھول نگر، کبیر والا، میاں چنوں، مریدکے، کھاریاں اور گجر خان شامل ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا بارہ تحصیلوں میں سروس کے قیام کے بعد حکومت نے رواں مالی سال کے ترقیاتی کاموں کے تحت سروس کی مزید 31 تحصیلوں میں شامل کرنے کی منظوری دی جس کے تحت ان تمام تحصیلوں میں 1122 کی سروس کے قیام لئے جگہوں کا انتخاب اور تخمینہ لاگت مکمل کرتے ہوئے پراجیکٹ کی منظوری محکمہ منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ سے حاصل کر لی گئی ہے جس کے تحت ان تحصیلوں میں سروس کے قیام کا عمل تیزی سے جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! ریسکیو 1122 کے دائرہ کار سے متعلق جز (ب) میں سوال تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ "حکومت نے مالی سال 14-2013 میں بارہ تحصیلوں کو اس سکیم میں شامل کیا ہے" جس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ بالکل ہم نے بارہ تحصیلوں کو شامل کیا ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ جو بارہ تحصیلیں اس میں شامل کی گئی تھیں انہیں کس معیار کے تحت شامل کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ہماری یہ سروس صوبہ کی تمام تحصیلوں تک مہیا کرنے کا ارادہ ہے اور ہمارے پروگرام میں شامل ہے اس لئے جن اضلاع اور تحصیلوں میں یہ سروس نہیں ہے تو بارہ تحصیلوں میں 14-2013 میں مہیا کی گئی، کچھ تحصیلوں میں 15-2014 میں مہیا کی گئی اور کچھ تحصیلوں میں 16-2015 میں یہ سروس مہیا کر دی جائے گی۔ اسی طرح آئندہ مالی سال کے آخر تک صوبے کی تمام تحصیلوں تک ہم اپنا دائرہ کار انشاء اللہ تعالیٰ بڑھا لیں گے اور اس کے بعد ہم صوبہ کے بڑے ٹاؤن، جہاں تحصیل ہیڈ کوارٹرز یا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز نہیں ہیں وہاں تک بھی یہ سروس لے جائیں گے اس لئے جو بھی تحصیل ہے وہ معیار پر پورا اترتی ہے اور ہم نے ہر تحصیل میں یہ سروس مہیا کرنی ہے لہٰذا کسی تحصیل کا کوئی علیحدہ معیار نہیں ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! چونکہ یہ سکیم بہت بڑی ہے اور پورے پنجاب تک اسے پھیلانا ہے۔ یہ ایک ہی وقت میں تو possible نہیں ہوتا تو یہ gradually اور step by step کرنا ہوتا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ جس طرح سے یہ بارہ تحصیلیں جن میں لیاقت پور، صادق آباد، خان پور، احمد پور شرقیہ، جڑانوالہ، چیچہ وطنی، پھول نگر، کبیر والہ، میاں چنوں، مرید کے، کھاریاں اور گوجر خان شامل ہیں تو کوئی نہ کوئی تو فارمولا ہوگا جس کے تحت یہ عمل کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اچلانہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ آبادی، حادثات کی تعداد۔۔۔

جناب سپیکر: ضرورت کے مطابق۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جی اور جو پہلے ریسکیو 1122 کا سنٹر موجود ہے اس سے فاصلے کی بنیاد پر ہم نے معیار مقرر کیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں اور مجھے پتا ہے آپ نے جو کچھ کہنا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اسی سوال سے متعلقہ ضمنی سوال ہے اور اگر نہ ہو تو بے شک reject کر دیں۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں بالکل صحیح کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بیٹھ کر آپس میں کر لیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اسی سے related چھوٹا اور سادہ سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال صرف اتنا ہے کہ سوال 14-10-28 کو بھیجا گیا تھا جس کا جواب 2015-02-13 کو موصول ہوا ہے اور اب مئی 2016 آگیا ہے تو میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے صرف اتنی استدعا ہے کہ اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں سوال بھیجنے اور جواب آنے اور اب تک پڑھنے میں کون کون سی تحصیلوں میں یہ سروس مہیا کی گئی ہے اور اگر ان کا نام بتا دیں

یا جو لکھا ہے کہ منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ سے پراجیکٹ کی منظوری لے لی گئی ہے تو اس کا اس وقت on ground status کیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے پہلے بتا دیا ہے جب آپ نہیں تھے۔ جی، اچلانہ صاحب! دوبارہ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ سوال specific ضلع لاہور کے لئے کیا گیا تھا کہ ضلع لاہور کے لئے ریسکیو 1122 کی ایمبولینس کتنی ہیں اور ان کے سنٹر لاہور کے کن علاقوں میں واقع ہیں۔ جب اس سوال کا جواب submit کروایا گیا تو اس وقت یہاں پر 10 سنٹر موجود تھے اور اب مانگا، گجومتہ، رائیونڈ۔۔۔

جناب سپیکر: اچلانہ صاحب! یہ سوال نمبر 5262 ہے جس میں صوبہ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ آپ کون سے سوال پر پہنچ گئے ہیں؟ انصاری صاحب کے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جب اس سوال کا جواب submit کروایا گیا کہ ان بارہ تحصیلوں میں ایمرجنسی کی سروس مہیا کی جا رہی ہے تو ان میں اب یہ functional ہو چکی ہیں اور وہاں پر ایمبولینس سروس اور سٹاف موجود ہے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ جب سے یہ سوال آپ کے پاس آیا ہے تو اس دوران آپ نے کتنے سنٹرز operational کئے ہیں اور 13۔فروری 2015 کے بعد کیا کیا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال کا جواب 13-02-2015 کو وصول ہو گیا تھا اور اب 13-05-2016 آگیا ہے تو اس ایک سال کے عرصہ کے دوران جو انہوں نے جواب لکھا ہے اس میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: اچلانہ صاحب! جو جواب دیا گیا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی progress ہوئی ہے تو وہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! مالی سال 15-2014 کے دوران 31 تحصیلوں میں اس کی منظوری دی گئی ہے اور اُن پر کام جاری ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو اچھا کام ہے اُس کی تحسین بھی ہونی چاہئے میں اپنی طرف سے اگر ایوان اجازت دے تو پورے ایوان کی طرف سے 1122 کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں پچھلے ڈی جی نے بھی بہت اچھا کام کیا موجودہ ڈی جی بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ارشد صاحب بہت اچھے طریقے

سے معاملے کو چلا رہے ہیں اور ہم اس کی تحسین کرتے ہیں ان کے لئے دُعا کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کر لیں آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے تحصیلوں کے بارے میں بتادیا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں 1122 کے کتنے سٹیشن لگ چکے ہیں اور کتنے لگنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اس کا وہ جواب دے چکے ہیں اب دوبارہ اُن سے نہیں پوچھا جا سکتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اسی سے related بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں آپ اگر اُس وقت ایوان میں ہوتے تو آپ کو پتا ہوتا جب آپ ایوان میں نہیں تھے تو اُس کو آپ دوبارہ نہیں پوچھ سکتے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر میں اسی 1122 سے متعلق پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے میں specific اسی کی بات کر رہا ہوں کہ 2014 میں وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے کمیر میونسپل کمیٹی میں 1122 کے لئے سمری منظور ہے جس کا پی سی ون submit کیا جا چکا ہے وہ کب اسے اس ADP میں شامل کروا دیں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کمیر کا پوچھ رہے ہیں اگر آپ کے پاس انفارمیشن ہے تو بتا دیں نہیں تو پھر ان کو بعد میں بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ آئندہ مالی سال میں باقی جو تحصیلیں ہیں وہاں پر ہم۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کمیر کی بات پوچھ رہے ہیں باقی تحصیلوں کا نہیں پوچھ رہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیراعلیٰ کی طرف سے اس کی سمری منظور شدہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ جو معزز وزیراعلیٰ کی سمری approve شدہ ہے وہ آئندہ مالی سال میں بنا دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال پر آگئی ہیں، اس پر کتنے ضمنی سوالات ہو گئے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری 1122 کی بات کر رہے ہیں کہ ہم نے اس کو 36 اضلاع میں پھیلا دیا ہے اور یہ پراجیکٹ ہر ضلع میں شروع ہو رہا ہے۔ مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ پیچھے تو ہم نے اخبارات میں اشتہارات دیکھے کہ 1122 کے لئے مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ چندہ دیں کیونکہ یہ صوبائی حکومت محکمہ چلانے کے قابل نہیں ہے تو اس کو 36 اضلاع میں کیسے پھیلائیں گے، چندہ اکٹھا کر کے؟ جو 1122 کا ادارہ موجود ہے وہی ختم کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اُن کے پاس کوئی طریق کار ہو گا اس لئے کہہ رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کس طرح پھر ایوان کو بتائیں کہ کروڑوں روپے کے اشتہارات اخبارات میں دیئے گئے تھے؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وہ طریق کار ہمیں بھی بتا دیں تاکہ ہمیں بھی وہ چراغ نظر آئے کہ کہاں سے آ رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جس طرح میں نے کہا ہے کہ ہم پورے صوبے کی تمام تحصیلوں تک 1122 کا دائرہ کار بڑھا رہے ہیں تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 15-2014 میں 18 تحصیلوں کی 7۔ جنوری 2015 کو منظوری دی گئی ہے اور باقی ماندہ تحصیلوں کی منظوری۔۔۔

جناب سپیکر: ہمیں وہ بتائیں پیسا کہاں سے آئے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! پنجاب حکومت پیسا دے رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے علم میں تو ہے کہ اس پر کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا 15-2014 کے بجٹ میں اس پر کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا اور چندے کی اپیل کچھ ماہ پہلے تک اخبارات میں آتی رہی ہے

کہ مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ 1122 کے لئے چندہ دیں کیونکہ ہم تنخواہیں نہیں دے سکتے، اپنی زکوٰۃ اور فطرانہ وغیرہ جمع کروایا جائے تو جب پنجاب حکومت نے فنڈز بجٹ میں ہی نہیں رکھے تو یہ کیسے تجویز چلی گئی کہ ہم اتنے شہروں تک اسے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ کو چیلنج کر رہے ہیں بقول اُن کے آپ کے پاس اس کام کے لئے بجٹ میں پیسے نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ ڈی جی 1122 نے اس قسم کا اشتہار دیا تھا جس پر حکومت نے اُن کی سرزنش کی ہے اور نئے مالی سال میں 41 بلین کا بجٹ 62 تحصیلوں کے لئے مختص کرنے کے لئے ہم نے ڈرافٹ بھیج دیا ہے انشاء اللہ پنجاب حکومت اُس کے لئے فنڈز مختص کرے گی اور پنجاب حکومت کے ہی فنڈز سے وہ تمام سکیمیں پایۂ تکمیل تک پہنچیں گی اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے کہ حکومت کے ایماء پر یہ کوئی چندہ اکٹھا کرنے والی مہم چلائی گئی ہو۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جو فنڈز یہ بتا رہے ہیں وہ تو اُونٹ کے منہ میں زیرہ دے رہے ہیں ۔

جناب سپیکر: جی، وہ اونٹ کو زیرہ نہیں دیں گے بلکہ وہ اُونٹ کو پوری خوراک دیں گے آپ کی مہربانی۔ جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: ماشاء اللہ آپ نے دو سوال پورے کرنے ہیں۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 5555 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گیس سلنڈر پھٹنے سے متعلقہ تفصیلات

*5555: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال 2014 کے دوران کل کتنے افراد سلنڈر پھٹنے سے ہلاک ہوئے؟

(ب) ضلع لاہور میں سال 2014 کے دوران سلنڈر پھٹنے کے واقعات کہاں کہاں ہوئے؟

(ج) ضلع لاہور میں سال 2014 کے دوران سلنڈر پھٹنے اور اس سے متاثرہ افراد کو حکومت نے کیا ریلیف فراہم کیا؟

(د) ضلع لاہور میں سال 2014 کے دوران ناقص مٹیریل سے تیار کردہ سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) ضلع لاہور کے تمام ٹی ایم ایز نے بتایا ہے کہ ان کے علاقوں میں کوئی فرد سلنڈر پھٹنے سے ہلاک نہ ہوا ہے ماسوائے راوی ٹاؤن کی حدود میں سلنڈر پھٹنے سے صرف ایک فرد ہلاک ہوا تھا۔

(ب) صرف راوی ٹاؤن کی حدود میں مورخہ 15-08-24 کو سبزی منڈی راوی روڈ واقعہ پیش آیا تھا۔

(ج) ڈی سی او آفس کے ریکارڈ کے مطابق سال 14-2013 اور 15-2014 پھٹنے کے متاثرین کو کوئی مالی امداد کی مد میں سے رقم نہ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں ناقص سلنڈر تیار کرنے والی کوئی فیکٹری موجود نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے جز (د) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ضلع لاہور میں ناقص سلنڈر تیار کرنے والی کوئی فیکٹری موجود نہیں ہے اس میں میرا سوال یہ ہے کہ اس کا کیا معیار ہے اس کو کون examine کرتا ہے اور کس معیار پر یہ declare کیا جاتا ہے کہ اس طرح کی کوئی ناقص فیکٹری موجود نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ گیس سلنڈر کی making, checking کا اختیار ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہ ہے اس قسم کے معاملات کو OGRA دیکھتی ہے اور

گیس سلنڈر تیار کرنے والی فیکٹریاں ہمارے علم کے مطابق لاہور میں کوئی نہیں ہیں جہاں پر بھی ہے اُن کی OGRA testing کی ذمہ داری ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ کا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! آئے دن آپ کے سامنے اخبارات میں اکثر واقعات آتے ہیں گیس سلنڈر پھٹنے سے کئی خواتین اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں اگر ان کے پاس یہ اختیار نہیں ہے تو پھر ان کو یہ commitment بھی نہیں کرنی چاہئے انہوں نے تو commitment کر دی ہے کہ یہاں پر کوئی ناقص فیکٹری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! کیونکہ یہ سوال تھا ہم نے اپنی انفارمیشن کے مطابق اُس کا جواب دے دیا ہے لیکن گیس سلنڈر کے بارے میں جس طرح میں پہلے بتا چکا ہوں ان کی checking وغیرہ کا اختیار OGRA کے پاس ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ گیس سلنڈر چیک کر سکے۔

جناب سپیکر: آپ تحرک تو کر سکتے ہیں اُن کو آپ کہیں کہ اس کو expedite کریں۔ اس کام کو اچھے طریقے سے کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی mishap ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ ضرور۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال نمبر 5796 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6615 ڈاکٹر عالیہ آفتاب کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! یہ سوال 2014 میں بھیجا گیا تھا لیکن اس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے ابھی ہم اس پر بات نہیں کر رہے۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اتنی دیر تک سوال کا جواب نہ آنے پر کارروائی بھی تو ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ضرور ہو گی آپ فکر نہ کریں ہم اپنے طور پر نوٹس لے رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On her behalf

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ اپوزیشن کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: so what ایوان کا سوال ہے اپوزیشن یا گورنمنٹ کی بات ادھر نہیں ہوتی۔ جی، میرے پیارے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! am grateful I کہ آپ نے پیارا کہا۔

جناب سپیکر: جی، آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 7276 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں ڈکیتی، راہزنی اور دیگر جرائم کی تفصیلات

*7276: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 15-2014 میں ڈکیتی، راہزنی، قتل اور خواتین کے ساتھ زیادتی اور تشدد کے کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے؟

(ب) جو کیسز رجسٹرڈ ہوئے ان کا اب تک کیا سٹیٹس ہے، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں 15-2014 کے دوران مقدمات کی تفصیل ذیل ہے:

سال	جرم	کل مقدمات درج ہوئے
	ڈکیتی	161
	راہزنی	755
2014	قتل	191
	خواتین کے ساتھ زیادتی	87
	خواتین کے ساتھ تشدد	3
	ڈکیتی	112
	راہزنی	471
2015	قتل	129
	خواتین کے ساتھ زیادتی	77
	خواتین کے ساتھ تشدد	2

(ب) ضلع ساہیوال میں 15۔2014 کے دوران رجسٹرڈ مقدمات کا سٹیٹس درج ذیل ہے:

سال	جرم	چالان	خارج	عدم پتہ	گرفتار ملزمان
2014	ڈکیتی	120	10	31	570
	راہزنی	558	11	186	1262
	قتل	178	6	7	549
	خواتین کے ساتھ زیادتی	58	29	–	168
	خواتین کے ساتھ تشدد	3	–	–	4
2015	ڈکیتی	90	2	20	451
	راہزنی	345	16	110	880
	قتل	117	3	9	226
	خواتین کے ساتھ زیادتی	69	8	–	124
	خواتین کے ساتھ تشدد	2	۔	۔	5

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ 15-2014 میں ڈکیتی، راہزنی، قتل اور خواتین کے ساتھ زیادتی اور تشدد کے کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے؟ اس میں بتادیا گیا ہے 2014 کا الگ ٹیبل ہے اور 2015 کا الگ ٹیبل ہے تو ان میں سے کتنے کیسز میں کیا کیا update ہے، ڈکیتی کے کس کس کیس میں کیا کیا recovery ہوئی، قتل میں کیا پیشرفت ہوئی، کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، کتنے ملزمان کو سزا ہوئی اور کتنے کیسز عدالتوں میں بھیجے گئے؟

جناب سپیکر: جی، اچلانہ صاحب! ان کو یہ بھی بتائیں کہ آپ کے سر کے بال کتنے ہیں، ان کو ذرا گن کر بتا دیں۔ ارشد ملک صاحب! جو انہوں نے جواب دیا ہے اس کو ذرا تسلی سے پڑھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ میں عرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو کھلا ٹائم ہے آپ لگے رہیں۔ نہیں، نہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ ٹائم تھوڑا ہے لہٰذا آپ جلدی سے جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میرے پاس تفصیل موجود ہے۔ 2014 میں ڈکیتی کے 120 مقدمات چالان ہوئے، 10 خارج ہوئے، 31 عدم پتا گئے، 5 میں سزا ہوئی، 62 رہا ہوئے، 53 کیس زیر سماعت ہیں، 593 نامزد ملزمان تھے، 13 مجرمان اشتہاری ہیں، 10 بے گناہ ہوئے اور 570 ملزم گرفتار ہوئے۔ اسی طرح راہزنی اور دیگر کیسوں کی تمام تفصیلات میرے پاس موجود ہے اگر معزز ممبر کہتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ یہ آخری سوال تھا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جی او آر-III شادمان لاہور میں منشیات کی خرید و فروخت و دیگر مسائل کی تفصیلات

*2681: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر III شادمان لاہور میں انٹری کے لئے گیٹ نمبر 2 اور گیٹ نمبر 7 مقرر ہیں، دونوں گیٹس پر پولیس چوکیاں بھی قائم ہیں، گیٹ نمبر 7 سے ہر انٹر ہونے والے کی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہے لیکن گیٹ نمبر 3 پر کوئی چیکنگ نہیں کی جاتی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب وہاں کے الاٹیوں سے زیادہ تعداد سرونٹ کوارٹرز میں رہنے والوں کی ہے، سرونٹ کوارٹرز میں رہائشی لوگوں نے کوارٹرز آگے کرائے پر دیئے ہوئے ہیں نیز رکشوں اور ریڑھیوں کے سٹینڈ بنے ہوئے ہیں اور ساری رات ان کی آمد و رفت جاری رہتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی او آر III کے سرونٹ کوارٹرز میں رہائشی تین چار گروپس نے ساری سڑکوں، فٹ پاتھوں اور خصوصی طور پر گیٹ نمبر 3 سے لے کر مسجد تک رات 3 بجے قبضہ کیا ہوتا ہے، نہ صرف نشہ کرتے ہیں بلکہ کھلے عام نشہ آور اشیاء بیچتے ہیں۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں کے نشہ کرنے اور اس کی خرید و فروخت کے لئے جی او آر III شادمان لاہور ایک نہایت ہی محفوظ ایریا ہے اور روزانہ باہر سے لوگ یہاں آکر نشہ خریدتے ہیں اور یہیں بیٹھ کر کرتے بھی ہیں۔

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ لوگ وارداتیں کرتے ہیں یہاں آکر چھپ جاتے ہیں اور انہیں پروٹیکشن مل جاتی ہے متعدد مرتبہ ان سے اسلحہ بھی برآمد کیا گیا ہے۔

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر ان اوباشوں کو کوئی الاٹی روکنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ لڑائی کرتے ہیں اور متعدد بار اس سلسلے میں ایف آئی آر بھی رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی اوآر III کے رہائشیوں کی متعدد بار چوریاں ہو چکی ہیں حتیٰ کہ ان کی گاڑیاں بھی چرائی جا چکی ہیں۔

(ح) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی اوآر III کے رہائشیوں نے متعدد بار تمام حالات سے متعلقہ اتھارٹیز مع ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو زبانی اور تحریری طور پر بھی آگاہ کیا لیکن آج تک ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔

(ط) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ محکمہ ان مسائل کو حل کر کے جی اوآر III کے رہائشیوں کی پریشانی دور کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔ جی اوآر III شادمان لاہور میں انٹری کے لئے گیٹ نمبر 3 اور گیٹ نمبر 8 مقرر ہیں دونوں گیٹس پر پولیس کی چوکیاں قائم ہیں دونوں گیٹس پر انٹر ہونے والوں کی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہے مزید یہ کہ BOF-18 تا BOF-41 جو کہ علیحدہ فلیٹس ہیں ان کے لئے علیحدہ گیٹ ہے اور وہ کھلا رہتا ہے اس طرح BOF-50 تا BOF-60 علیحدہ فلیٹس ہیں اوران کے لئے بھی علیحدہ گیٹ ہے جو کہ کھلا رہتا ہے تاہم پروٹوکول کا عملہ وقتاً فوقتاً مذکورہ بالا گیٹس کی چیکنگ کے لئے گشت کرتا رہتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے جی اوآر III شادمان لاہور میں سرونٹ کوارٹرز میں رہنے والے ملازم الاٹیوں کی اجازت سے وہاں رہ رہے ہیں اور اسٹیٹ آفس کے علم کے مطابق کوئی سرونٹ کوارٹر کرایہ پر نہ دیا گیا ہے۔ محکمہ ہذا کی جانب سے اکثر و بیشتر چیکنگ بھی کی جاتی ہے نیز وہاں پر ریڑھیوں اور رکشوں کا کوئی اڈا نہ ہے تاہم چند سرونٹ جو کہ الاٹیوں کے ساتھ attach ہیں اوران کے پاس رکشے ہیں جو فارغ وقت میں چلاتے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ جی او آر III شادمان لاہور میں کسی سرونٹ کو فٹ پاتھ پر قابض ہونے کی اجازت قطعاً نہ ہے اور نہ ہی وہاں پر کسی قسم کا نشہ کیا جاتا ہے کیونکہ گیٹ نمبر 3 پر پولیس چوکی بھی ہے اور پروٹوکول کا عملہ بھی موجود رہتا ہے۔

(د) درست نہ ہے کیونکہ جی او آر III شادمان لاہور کے دونوں انٹری گیٹس پر پولیس اور پروٹوکول کا عملہ ہر وقت ڈیوٹی پر موجود رہتا ہے لہٰذا وہاں پر نشہ آور اشیاء کی خرید وفروخت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) درست نہ ہے کیونکہ جی او آر III میں داخل ہونے والے ہر شخص کی باقاعدہ تلاشی لی جاتی ہے اس لئے کسی مجرم کا وہاں چھپنے کا امکان نہیں۔

(و) ریکارڈ کے مطابق کسی قسم کی ایف آئی آر کی اطلاع نہیں دی گئی۔

(ز) جی او آر III شادمان لاہور میں چوری خارج از امکان نہیں تاہم کسی الاٹی کی جانب سے ایسی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر کوئی ایسا کیس رپورٹ ہوا تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ح) درست نہ ہے۔ جی او آر III شادمان لاہور کے رہائشیوں کی جانب سے کوئی تحریری شکایت موصول نہ ہوئی اگر ہوتی ہے تو ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ط) جزہائے بالا کے سوالات کے جوابات تحریر کئے جا چکے ہیں۔

صوبہ میں ڈی ایس پیز کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کی تفصیلات

*2821: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں ڈی ایس پی کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) ان خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حکومت کب تک ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

برانچ	منظور شدہ اسامیاں	موجودہ نفری	خالی اسامیاں
DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	537	358	179
DSPs ٹریفک برانچ	67	36	31
DSPs لیگل برانچ	130	80	50

DSPsٹیلی کیمونیکیشن برانچ	08	06	02
DSPsایم ٹی برانچ	01	01	00
DSPsفنگر پرنٹ بیورو	01	00	01
ٹوٹل	744	481	263

(ب) ان خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	2008 میں انسپکٹرز (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی جس کو رینکر انسپکٹرز اور ڈائریکٹ انسپکٹرز نے مختلف عدالتوں میں چیلنج کیا عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں 12-2011 اور 2013 کو عارضی سنیارٹی لسٹیں جاری کی گئی تھیں جن کو بھی عدالتوں میں چیلنج کیا گیا۔ مختلف اوقات میں عدالتوں نے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے خلاف stay orders جاری کئے جن کی وجہ سے 2010 کے بعد انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے سول اپیل نمبر 2012/840 میں حکم دیا ہے کہ عارضی سنیارٹی لسٹ پر اعتراضات کو سن کر ایک ماہ کے اندر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کی جائے جس کے لئے ایڈیشنل آئی جی پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی بنادی گئی ہے جو کہ اعتراضات کو سن کر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کرے گی اس کے بعد سینئر انسپکٹرز کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی جائے گی۔
DSPsٹریفک برانچ	اس وقت انسپکٹرز ٹریفک سارجنٹ کی موجودہ نفری NIL ہے۔

(ج) جنرل ایگزیکٹو برانچ

2008 میں انسپکٹرز (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی جس کو رینکر انسپکٹرز اور ڈائریکٹ انسپکٹرز نے مختلف عدالتوں میں چیلنج کیا عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں 12-2011 اور 2013 کو عارضی سنیارٹی لسٹیں جاری کی گئی تھیں جن کو بھی عدالتوں میں چیلنج کیا گیا۔ مختلف اوقات میں عدالتوں نے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے خلاف حکم امتناعی جاری کئے جن کی وجہ سے 2010 کے بعد انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے سول اپیل نمبر 2012/840 میں حکم دیا ہے کہ عارضی سنیارٹی لسٹ پر اعتراضات کو سن کر ایک ماہ کے اندر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کی جائے۔ جس کے لئے ایڈیشنل آئی جی پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی بنائی گئی جس نے اعتراضات کو سن کر مورخہ 14-03-24 کو فائنل (پارٹ ون) سنیارٹی لسٹ جاری کی۔ اس وقت ڈی ایس پی کی 193 اسامیاں خالی تھیں جن کو پر کرنے کے لئے محکمانہ پروموشن کمیٹی نے مورخہ 14-03-31 کو 131 انسپکٹرز اور مورخہ 14-06-12 کو 46 انسپکٹرز کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی ہے بقایا اسامیاں مختلف وجوہات کی بناء پر نظر انداز ہونے والے افسران کے لئے رکھی گئی ہیں موزوں افسران کو ترقی کے لئے محکمانہ پروموشن کمیٹی دوبارہ زیر غور لائے گی۔

لیگل برانچ

مورخہ 13-12-17 کو ایک انسپکٹر لیگل کو ڈی ایس پی لیگل کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ لیگل انسپکٹرز کی سنیارٹی لسٹ کے مطابق دو انسپکٹرز کی بطور ڈی ایس پی ترقی ہونا باقی ہے۔ ایک انسپکٹر کو سپر سیڈ اور ایک انسپکٹر کو ریکارڈ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مورخہ 13-12-17 کو نظر انداز کیا تھا ان کا ریکارڈ مکمل کیا جا رہا ہے۔ محکمانہ پروموشن کمیٹی قانون کے مطابق ان افسران کو ترقی کے لئے دوبارہ زیر غور لائے گی۔

ٹریفک برانچ

اس وقت انسپکٹرز سارجنٹ کی نفری نہ ہے لہٰذا ڈی ایس پی ٹریفک کی اسامی پر ترقی کے لئے کوئی امیدوار نہ ہے۔

ٹیلی کمیونیکیشن برانچ

مورخہ 2013-12-17 کو پانچ انسپکٹرز ٹیلی کمیونیکیشن برانچ کو ڈی ایس پیز ٹیلی کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ اس وقت صرف 2 انسپکٹرز ٹیلی سنیارٹی لسٹ پر موجود ہیں لیکن ترقی کے لئے بنائے گئے قوانین اور معیار پر پورا نہیں اترتے۔ جیسے ہی یہ افسران قانونی معیار پورا کریں گے ان کا کیس ترقی کے لئے زیر غور لایا جائے گا۔

فنگر پرنٹ بیورو

انسپکٹر (فنگر پرنٹ بیورو) نے ڈی ایس پی کی ترقی کے لئے لازمی ٹریننگ کورس نہ کیا ہے۔ کورس کرنے کے بعد ڈی ایس پی کے عہدہ پر اس کی ترقی کے لئے اس کا نام زیر غور لایا جائے گا۔

صوبہ میں انسپکٹرز کی خالی اسامیاں و ترقیوں کی تفصیلات

*2822: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ میں پروموشن کوٹا برائے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی کتنی پوسٹیں مختص ہیں؟

(ب) اس وقت پروموٹی ڈی ایس پی کی تعداد صوبہ میں کتنی ہے؟

(ج) انسپکٹر سے بطور ڈی ایس پی پروموشن کوٹا کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) آخری دفعہ کتنے انسپکٹرز کو بطور ڈی ایس پی ترقی دی گئی؟

(ہ) اس وقت کتنے انسپکٹرز کی بطور ڈی ایس پی ترقی کب سے due ہے؟

(و) خالی اسامیوں کے باوجود ان انسپکٹرز کو جن کی پروموشن due ہے ان کو ترقی نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے ذمہ داران کون کون سے سرکاری ملازم ہیں؟

(ز) کیا حکومت جن انسپکٹرز کی ترقی due ہے ان کو جلد از جلد ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟
(ح) اس وقت کتنے انسپکٹرز صوبہ میں کام کر رہے ہیں، ان کی سنیارٹی لسٹ فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل درج ذیل ہے:

نام برانچ	منظور شدہ اسامیاں
DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	538
DSPs ٹریفک برانچ	67
DSPs لیگل برانچ	130
DSPs ٹیلی برانچ	08
DSPs ایم ٹی برانچ	01
DSPs فنگر پرنٹ بیورو	01
ٹوٹل	745

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

نام برانچ	موجودہ نفری
DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	468
DSPs ٹریفک برانچ	35
DSPs لیگل برانچ	80
DSPs ٹیلی برانچ	06
DSPs ایم ٹی برانچ	01
DSPs فنگر پرنٹ بیورو	00
ٹوٹل	590

(ج) مورخہ 2010-01-12 کو محکمانہ پروموشن کمیٹی نے 108 انسپکٹرز کو ڈی ایس پیز کے عہدہ پر ترقی دی گئی جس کے بعد مختلف اوقات میں عدالتوں نے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے خلاف حکم امتناعی جاری کئے جن کی وجہ سے 2010 کے بعد انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی ہے۔ مورخہ 2014-03-31 کو محکمانہ پروموشن کمیٹی نے 131 انسپکٹر کو ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی ہے۔ اب بوجہ پروموشن بعہدہ ایس پی، ریٹائرمنٹ، برخاستگی برائے ملازمت اور اموات وغیرہ ڈی ایس پی کی مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نام برانچ	موجودہ نفری
DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	70
DSPs ٹریفک برانچ	32
DSPs لیگل برانچ	50

DSPsٹیلی برانچ	02
DSPsایم ٹی برانچ	00
DSPsفنگر پرنٹ بیورو	01
ٹوٹل	155

(د) آخری دفعہ مورخہ 2014۔03۔31 کو محکمانہ پروموشن کمیٹی نے 131 انسپکٹر (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی ہے۔

(ہ) مندرجہ ذیل اسامیوں پر انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی ہونے والی ہے:

نام برانچ	موجودہ نفری
DSPsجنرل ایگزیکٹو برانچ	70
DSPsٹریفک برانچ	32
DSPsلیگل برانچ	50
DSPs ٹیلی برانچ	02
DSPsایم ٹی برانچ	00
DSPsفنگر پرنٹ بیورو	01
ٹوٹل	155

(و) ان خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ڈی ایس پیز جنرل ایگزیکٹو برانچ

2008 میں انسپکٹرز (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی جس کو رینکرز اور ڈائریکٹ انسپکٹرز نے مختلف عدالتوں میں چیلنج کیا عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں 2011، 2012 اور 2013 کو عارضی سنیارٹی لسٹیں جاری کی گئی تھیں جن کو بھی عدالتوں میں چیلنج کیا گیا۔ مختلف اوقات میں عدالتوں نے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے خلاف حکم امتناعی جاری کئے جن کی وجہ سے 2010 کے بعد انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی۔ عدالت عظمیٰ نے سول اپیل نمبر 2012/840 میں حکم دیا ہے کہ عارضی سنیارٹی لسٹ پر اعتراضات کو سن کر ایک ماہ کے اندر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کی جائے، جس کے لئے ایڈیشنل آئی جی پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی بنائی گئی جس نے اعتراضات کو سن کر مورخہ 14۔03۔24 کو فائنل (پارٹ ون) سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی۔ اس کے بعد مورخہ 14-03-31 کو 131 انسپکٹرز کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی گئی لہٰذا اس تاخیر میں کوئی بھی سرکاری ملازم ذمہ دار نہیں ہے۔

ڈی ایس پیز ٹریفک برانچ

اس وقت انسپکٹر ٹریفک سارجنٹ کی نفری نہ ہے لہٰذا ڈی ایس پی ٹریفک کی اسامی پُر ترقی کے لئے کوئی امیدوار نہ ہے۔

ڈی ایس پیز لیگل برانچ

مورخہ 2013-12-17 کو ایک انسپکٹر لیگل کو ڈی ایس پی لیگل کے عہدہ پر ترقی دی گئی اس وقت صرف 2 انسپکٹرز لیگل ترقی کے لئے دستیاب ہیں جن کو 2013-12-17 کو ترقی کے لئے محکمانہ پروموشن کمیٹی زیر غور لائی، جن میں سے ایک انسپکٹر کو سپر سیڈ اور ایک انسپکٹر کو ریکارڈ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ڈیفر کیا گیا جو کہ ترقیاب نہ ہو سکے دوبارہ ریکارڈ مکمل کیا جا رہا ہے جلد ہی ان کی ترقی کر دی جائے گی۔

ڈی ایس پیز ٹیلی برانچ

مورخہ 2013-12-17 کو پانچ انسپکٹرز ٹیلی کو ڈی ایس پیز ٹیلی کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ اس وقت صرف 2 انسپکٹرز ٹیلی سنیارٹی لسٹ پر موجود ہیں لیکن ترقی کے معیار پر پورا نہیں اترتے۔

ڈی ایس پیز فنگر پرنٹ بیورو

اس وقت کل 3 انسپکٹر (فنگر پرنٹ بیورو) موجود ہیں لیکن کسی نے بھی ڈی ایس پی کی ترقی کے لئے لازمی ٹریننگ کورس نہ کیا ہے یا ان کا بطور 7 سال عرصہ بطور انسپکٹر پورا نہ ہوا ہے۔

(ز) 2014 میں انسپکٹرز (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی۔ اس کے بعد مورخہ 2014-03-31 کو 131 انسپکٹرز کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ اس کے بعد 20 انسپکٹرز جو کہ مورخہ 2014-03-31 کو سپر سیڈ ہو گئے تھے انہوں نے ہائی کورٹ میں رٹیں فائل کی تھیں۔ عدالت عالیہ نے حکم دیا ہے کہ ان کو دوبارہ زیر غور لایا جائے۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ ریگولیشن ونگ (ایس اینڈ جی اے ڈی) محکمہ قانون سے راہنمائی کے لئے درخواست کی ہے جیسے ہی محکمہ قانون کی طرف سے راہنمائی ملتی ہے انسپکٹر سے ڈی ایس پی پر عہدہ کی ترقی کا کیس کمیٹی کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔

(ح) اس وقت صوبہ میں کل 2291 انسپکٹرز کام کر رہے ہیں جن میں سے 679 انسپکٹرز کی سنیارٹی لسٹ (پارٹ ون) جاری کر دی گئی ہے جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے بقایا انسپکٹرز کی سنیارٹی لسٹ تیار کی جا رہی ہے جو کہ جلد ہی تیار کر کے جاری کر دی جائے گی۔

ضلع سرگودھا میں پولیس سٹیشن سے متعلقہ تفصیلات

*4270: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں پولیس سٹیشنز کی تعداد کیا ہے اور ان میں کتنے اہلکار تعینات ہیں تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ بالا تھانوں میں تعینات سب انسپکٹروں / انسپکٹروں کے نام کیا ہیں اور کیا ان تھانوں میں ایسے انسپکٹر یا سب انسپکٹر بھی شامل ہیں جو اسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سرگودھا میں کل 27 تھانہ جات ہیں۔ تھانوں میں موجود نفری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تھانوں میں تعینات انسپکٹر، سب انسپکٹر کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2505: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کا کیا طریق کار ہے، ڈرائیونگ کی تربیت کے لئے سرکاری اور نجی سطح پر کہاں کہاں ادارے ہیں اس میں کیا نصاب اور تربیت فراہم کی جاتی ہے ایمبولینس کی ڈرائیونگ اور کیمیکل / خطرناک مٹیریل کو ٹرانسپورٹ کرنے والے ڈرائیورز کے لئے کیا خصوصی تربیت کا انتظام ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں کثرت کے ساتھ عملہ بھاری رشوت لے کر ڈرائیونگ کا ٹیسٹ لئے بغیر لائسنس جاری کرتا ہے، اس کے سد باب کا کیا انتظام ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹریفک پولیس رشوت / منتھلی لے کر باقاعدہ رسید دیتی ہے جس کی وجہ سے دیگر اہلکار ٹریفک رولز کی خلاف ورزی / اوور لوڈنگ وغیرہ پر کوئی قانونی کارروائی نہیں کرتے؟

(د) کیا حکومت پنجاب نادرا کے تعاون سے ڈرائیونگ لائسنس کا کمپیوٹرائزڈ نظام قائم کرنے اور اس کا شفاف نظام بنانے کو تیار ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیلات اور اگر جواب ناں میں ہے تو اس کی وجوہات؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈرائیونگ لائسنس موٹر وہیکلز قوانین (موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکل رولز 1969) کے تحت جاری کئے جاتے ہیں۔

"ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کا طریق کار"

امیدوار سب سے پہلے لرنر پرمٹ حاصل کرتا ہے امیدوار کو کمپیوٹرائزڈ لرنر پرمٹ جاری کیا جاتا ہے جس پر اس کی تصویر آویزاں ہوتی ہے۔

لرنر پرمٹ جاری ہونے کے چھ ہفتے کے بعد امیدوار لائسنس کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔

امیدوار لائسنس فارم "اے" پر ضلعی لائسنسنگ دفتر میں ڈرائیونگ لائسنس کے حصول کے لئے درخواست جمع کرواتا ہے جس کے ساتھ ڈاکٹر سے جاری شدہ میڈیکل سرٹیفکیٹ اور دو تصویریں ڈرائیونگ لائسنس ٹکٹس بطور فیس چسپاں کرتا ہے۔

موٹر سائیکل، کار اور ایگریکلچرل وہیکل (ٹریکٹر) کا ٹیسٹ 31 اضلاع میں پنجاب ٹریفک پولیس اور پانچ سٹی ڈسٹرکٹ (لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ) میں ٹریفک وارڈنز سروس کے اہلکاران لیتے ہیں۔

کمرشل گاڑیوں کے ڈرائیونگ لائسنس (PSV, LTV, HTV, Taxi, Rickshaw) کا ٹیسٹ مطابق قانون ڈرائیونگ ٹیسٹ بورڈ لیتا ہے جس میں پولیس کی طرف سے ڈی ایس پی ٹریفک اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے موٹر وہیکل ایگزامینر شامل ہوتے ہیں۔

ہر ضلع میں ڈرائیونگ ٹیسٹ کے امیدواران کے نام رجسٹر میں درج کئے جاتے ہیں اور جو امیدواران ڈرائیونگ ٹیسٹ میں فیل ہوتے ہیں ان کے نام علیحدہ رجسٹر میں درج کئے جاتے ہیں اور SOP کے مطابق ہر ضلع میں ڈرائیونگ لائسنس رجسٹر اور کمپیوٹر میں نام درج کئے جاتے ہیں۔

جو امیدوار ڈرائیونگ ٹیسٹ کے تمام مراحل پاس کر لیتا ہے وہ کمپیوٹر کیمرہ کے آگے بیٹھ کر اپنی تصویر بنواتا ہے جس کا ریکارڈ کمپیوٹر میں محفوظ ہو جاتا ہے۔

ڈرائیونگ لائسنس فیس

مختلف کیٹیگری کے ڈرائیونگ لائسنس کی مندرجہ ذیل شیڈول فیس چارج کی جاتی ہے۔

Category Of License	Fee
1. Motorcycle	Rs. 550/-
2. Motor Car	Rs. 900/-
3. Motor Cycle Rickshaw	Rs. 530/-
4. Motor Cab Rickshaw	Rs. 550/-
5. Delivery Van	Rs. 340/-
6. Tractor Commercial	Rs 600/-
7. Tractor Agriculture	Rs. 300/-
8. LTV	Rs. 900/-
9. HTV	Rs. 1200/-
10. Road Roller	Rs. 600/-

11. Loco Motor	Rs. 800/-
12. Invalid Carriage	Rs. 120/-
13. Other	Rs. 240/-
14. International Driving License	Rs. 22 (Court Fee Only)

ڈرائیونگ کی تربیت کے لئے سرکاری اور نجی سطح پر ادارے

ڈرائیوروں کی تربیت کے لئے سرکاری سطح پر کوئی ادارہ نہ ہے تاہم موٹر وہیکل رولز 23 کے تحت پبلک و پرائیویٹ سکول آف موٹرنگ کا لائسنس جاری کیا جاتا ہے جو کہ فیس لے کر ڈرائیوروں کو تربیت دیتے ہیں۔ پنجاب میں 47 پرائیویٹ سکول آف موٹرنگ کام کر رہے ہیں جن میں ٹریفک پولیس نے اپنی مدد آپ کے تحت لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، خانیوال، اٹک اور ساہیوال میں چھ سکول آف موٹرنگ چلا رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر سابق آئی جی پنجاب رانا مقبول احمد (سپیشل ایڈوائزر ٹو سی ایم) کی سربراہی میں ٹریفک ریفارمز کمیٹی تشکیل دی ہے اس کمیٹی نے پنجاب میں ڈرائیونگ ایجوکیشن سنٹر کے نام سے ڈرائیوروں کی تربیت کے لئے سنٹر بنانے کی سفارش کی جس کے تحت ہر ضلع میں ڈرائیوروں کی تربیت کے لئے سنٹر بنائے جائیں گے اور ان سنٹروں سے پاس شدہ ڈرائیوروں کو ہی لائسنس جاری کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں پہلا سنٹر لاہور میں بنایا جائے گا جس پر محکمہ ٹرانسپورٹ کام کر رہا ہے۔

ایمبولینس اور خطرناک کیمیکل کی ترسیل کے حوالے سے کوئی علیحدہ ڈرائیونگ لائسنس جاری نہیں کیا جاتا تاہم ٹریفک پولیس کی ایجوکیشن ٹیم اس قسم کے ڈرائیوروں کے لئے خصوصی لیکچر کا اہتمام کرتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ پنجاب میں کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت ڈرائیونگ لائسنس جاری ہوتے ہیں۔ پانچ اضلاع (لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ) میں ٹریفک وارڈنز اور 31 اضلاع میں پنجاب ٹریفک پولیس ڈرائیونگ لائسنس ٹیسٹ کا اہتمام کرتی ہے۔

ہر ضلع میں ڈی پی او کی نگرانی میں لائسنسنگ برانچ کام کرتی ہے۔

ڈرائیونگ ٹیسٹ کے لئے ایام مقرر ہیں اور صرف انہی ایام میں ڈرائیونگ ٹیسٹ لئے جاتے ہیں۔

ہر ضلع میں لائسنسنگ امیدواروں کے نام رجسٹر میں درج کئے جاتے ہیں اور ان سے تحریری ٹیسٹ اور سائن بورڈ ٹیسٹ اور روڈ ڈرائیونگ ٹیسٹ لئے جاتے ہیں جن کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

ہر ضلع میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تعاون سے Citizen Feed Back System PITB آفس اور ڈی پی او آفس میں رائج کیا گیا ہے۔ جس پر ہر امیدوار کا موبائل نمبر درج ہوتا ہے اور امیدواران سے رابطہ کر کے لائسنس کے اجراء میں دشواری اور رشوت کی پڑتال کی جاتی ہے۔

(ج) ٹریفک پولیس پر رشوت / منتھلی کے عمومی الزامات لگائے جاتے ہیں جو کہ درست نہ ہیں۔

ٹریفک پولیس ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی / اوور لوڈنگ کرنے والے ڈرائیوران کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کرتے ہوئے ان کا چالان کرتی ہے اور جرمانہ عائد کیا جاتا ہے جو امیدوار خود نیشنل بنک کی مجوزہ برانچ میں جرمانہ جمع کرواتا ہے اور اپنے کاغذات ٹریفک پولیس دفتر سے واپس حاصل کرتا ہے۔

ہر چالان کنندہ افسر کی چالان بک روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ بنیادوں پر چیک کی جاتی ہے۔ چالان اور جرمانہ کی مد میں قومی خزانے میں جمع ہونے والی خطیر رقم اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ کرپشن اور منتھلی سسٹم کا الزام محض الزام ہے۔ تاہم اس ضمن میں کسی اہلکار کے خلاف اگر کوئی شکایت آتی ہے تو تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ٹریفک رولز کی خلاف ورزی یا اوور لوڈنگ پر بھرپور کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ سال 2015 میں ان خلاف ورزیوں پر پنجاب کے 31 اضلاع میں مختلف گاڑیوں کے خلاف جو چالان ٹکٹ جاری کئے گئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Type of Vehicle	Challans Ticket
Rickshaw	93,368/-
Taxi	11,662/-
Wagon	21,12767/-
Pick Up/Van	91,978/-
Bus/Mini Bus	88,228/-
Truck/Trailer	1,15,864/-
Motor Cycle	12,56,469/-
Car/Jeep/Pajero	72,079/-
Total amounts of tickets issued:-	69,98,89,750/-
Drivers Arrested	64,710
Vehicles Impounded	4,28,822
Driving Licenses Suspended/ Cancelled	3,654
Route Permit cancelled/ referred for suspension	2,260

(د) حکومت پنجاب نے ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کے سلسلہ میں اچھے اقدامات کئے ہیں۔ 2015 سے کمپیوٹرائزڈ سسٹم کا نفاذ کیا ہے۔ 16 کروڑ 50 لاکھ کی رقم سے ڈرائیونگ لائسنس ایشوئنس مینجمنٹ سسٹم (DLIMS) قائم کیا گیا ہے جو کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی بورڈ

(PITB) کی مدد سے ہیڈ کوارٹرز پنجاب قربان لائن لاہور میں کام کر رہا ہے۔ یہ سسٹم نادرا طرز پر کام کر رہا ہے۔ DATA Base فیڈ کیا جاتا ہے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق پرنٹنگ اور کارڈ پر ڈرائیونگ لائسنس جاری کیا جاتا ہے ہر ضلع کی لائسنسنگ برانچ کامیاب امیدواروں کا Data فوری بذریعہ E-mail کرتی ہے جو کہ ہیڈ کوارٹرز میں پرنٹنگ کے بعد تمام امیدواروں کو ان کے ایڈریس پر بذریعہ service ارسال کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: ایمبولینسز کی تعداد اور بھرتی کی تفصیلات

*2590: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کے لئے ریسکیو 1122 کی ایمبولینس کتنی ہیں اور ان کے سنٹر لاہور کے کن علاقوں میں ہیں؟

(ب) لاہور میں ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز کے 12-2011 اور 13-2012 کے دوران پٹرول کی مد میں کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) ریسکیو 1122 میں مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے، ان کے عہدہ، سکیل اور تعلیمی قابلیت سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور کے لئے ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز کی actual تعداد 34 ہے ان کے سنٹرز درج ذیل علاقوں میں واقع ہیں۔

1۔ فیروزپور روڈ، نزد ایف سی کالج	2۔ نیاز بیگ چوک
3۔ ٹاؤن شپ	4۔ ڈیفنس
5۔ مغلپورہ	6۔ والٹن
7۔ آؤٹ فال روڈ	8۔ شاہدرہ
9۔ ندیم چوک	10۔ لوہاری گیٹ
11۔ یادگار (منٹو پارک)	

(ب) سال 12-2011 میں محکمہ ہذا نے 78365 ایمرجنسیز attend کیں اور POL کا خرچہ -/2,24,39,952 تھا جبکہ سال 13-2012 میں پٹرول کی مد میں -/2,88,33,244 خرچ کیا گیا اور 91488 ایمرجنسیز پر respond کیا۔

(ج) یہ کہ بمطابق ایچ آر سیکشن پنجاب ایمرجنسی سروس میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران پنجاب ایمرجنسی سروس ایکٹ کے تحت ریکروٹمنٹ پالیسی کے عین مطابق ضلع لاہور میں مختلف اسامیوں پر 134 ملازمین کو بھرتی کیا گیا ان کی مذکورہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ڈی جی خان: پولیس ملازمین کی تعداد و دیگر متعلقہ تفصیلات

*3433: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں پولیس ملازمین کی کس کس گریڈ کی کتنی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور ان میں کون کون سے گریڈ کی کتنی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) حکومت کب تک ان پولیس ملازمین کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں کل 18 تھانہ جات ہیں۔ ان تھانہ جات میں پولیس ملازمان کی رینک وار اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حالیہ ریکروٹمنٹ ضلع ہذا میں 163 کانسٹیبلان کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے این ٹی ایس کے ذریعے تحریری امتحان میں پاس ہونے والے امیدواران کا انٹرویو لیا جا چکا ہے اور appointment order جاری کرنے کے لئے متعلقہ امیدواران کے بارے میں کریکٹر ویریفیکیشن اور طبی معائنے کا عمل جاری ہے جو کہ مکمل ہوتے ہی مذکورہ امیدواران کے appointment order جاری کر دیئے جائیں گے۔

ڈی جی خان میں پولیس ملازمین اور تھانہ جات کے بارے میں تفصیلات

*3656: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی جی خان شہر میں کل کتنے تھانہ جات ہیں؟

(ب) ان تھانہ جات میں پولیس ملازمین کی گریڈ وار منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں نیز کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) حکومت ان تھانہ جات میں کب تک ان خالی اسامیوں کو پُر کر دے گی، آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں کل 18 تھانہ جات ہیں۔

(ب) ان تھانہ جات میں پولیس ملازمان کی رینک وار اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی اجازت سے ضلع ڈیرہ غازی خان میں کانسٹیبلان / لیڈی کانسٹیبلان کی بھرتی کا عمل جون 2014 میں مکمل ہو چکا ہے اور NTS کے ذریعے امتحان لینے کے بعد ضلع ڈیرہ غازی خان میں سپاہیوں کی خالی اسامیوں پر 151 کانسٹیبلان اور 8 لیڈی کانسٹیبلان کو میرٹ پر (BPS-05) میں بھرتی کیا گیا ہے اس کے بعد ان کو ریکروٹ کورس کے لئے آئی جی پنجاب کی منظوری کے بعد پولیس ٹریننگ سکول بھجوادیا جائے گا۔

گجرات: تھانہ کھاریاں کی حدود سے متعلقہ تفصیلات

*4507: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ کھاریاں ضلع گجرات کی حدود میں کون کون سی یونین کونسل اور ایریا پر مشتمل ہے اور اس تھانہ کی حدود میں کون کون سی پولیس چوکی کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) تھانہ کھاریاں کی حدود میں یکم جنوری 2014 سے آج تک قتل، اغواء برائے تاوان، ڈکیتی اور دھوکا دہی افراد کے کتنے مقدمہ جات کا اندراج ہوا ہے، ان کے نمبر ز بتائیں؟

(ج) ان مقدمہ جات میں کتنے ملزمان گرفتار کئے گئے اور کتنے ملزمان مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(د) کیا قتل کے تمام ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ہ) تھانہ کھاریاں میں کتنے ملزمان کون کون سے مقدمہ میں اشتہاری ہیں اور ان اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے پولیس کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ صدر کھاریاں ضلع گجرات آٹھ یونین کونسل، 74 موضعات پر مشتمل ہے تھانہ کی حدود میں ایک پولیس چوکی سٹی کھاریاں واقع ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ کھاریاں کی حدود میں یکم جنوری 2014 سے آج تک قتل، اغواء برائے تاوان، ڈکیتی اور دھوکا دہی افراد کے گیارہ مقدمہ جات کا اندراج ہوا ہے جن میں قتل کے چار مقدمات، ڈکیتی کے تین مقدمات، اغواء برائے تاوان کا ایک مقدمہ اور دھوکا دہی کے تین مقدمات کا اندراج ہوا ہے۔ مقدمہ نمبرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مقدمہ جات میں 26 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور 10 ملزمان مفرور ہیں جن میں چھ نامعلوم ملزمان ہیں۔ نام وپتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) قتل کے مقدمات میں صرف ایک ملزم مسمی محمد کبیر ولد گل دامیر جان قوم پٹھان سکنہ بھنڈا ڈاکخانہ سرئی بالا تحصیل شیر گڑھ ضلع لوئر دیر خیبر پختونخوا کی گرفتاری بقایا ہے جبکہ بقایا تمام ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں جس کی گرفتاری کے لئے زیر نگرانی DSP/SDPO کھاریاں سرکل سپیشل ٹیم تشکیل دی گئی۔ ملزم بھنڈا ڈاکخانہ سرئی بالا تحصیل شیر گڑھ ضلع لوئر دیر خیبر پختونخوا کا رہائشی ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی ملزم کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

(ہ) تھانہ صدر کھاریاں میں 504 مجرمان اشتہاری ہیں ان کے نام اور مقدمہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چنیوٹ میں یوم عاشورہ کے جلوس سے متعلقہ تفصیلات

*5796: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں 2009 سے پہلے یوم عاشورہ کے روایتی اور غیر روایتی جلوس کتنے تھے، ان کے روٹس اور اوقات کار کیا تھے، ہر ایک کی الگ الگ تفصیل کیا ہے؟

(ب) 2009 سے تاحال محرم الحرام میں کتنے روایتی اور غیر روایتی جلوسوں کے لائسنس جاری کئے گئے، ہر ایک جلوس کے روٹس، اوقات کار اور لائسنسدار کی تفصیل بیان کی جائے نیز ایک لائسنس کتنے عرصہ کے لئے جاری ہوتا ہے؟

(ج) نئے روایتی اور غیر روایتی جلوسوں کی اجازت کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا ہے؟

(د) چنیوٹ میں نکالے جانے والے تمام تعزیہ کے لائسنس کس اتھارٹی نے جاری کئے تھے، کس کس کے نام جاری ہوئے، اس کے اجراء، کینسل یا منتقلی کے لئے کون سا قانون ہے اگر نہیں ہے تو کیا حکومت اس بارے میں قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

(ہ) چنیوٹ میں نکالے جانے والے تعزیہ کے جلوسوں کے لائسنس کے اجراء سالانہ فیس اور تجدید کا کیا طریق کار ہے، کیا تجدید کی بھی کوئی فیس ہے تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مورخہ 2009-07-01 میں چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا گیا۔

(ب) سال 2009 سے تاحال محرم الحرام، یوم عاشورہ کے لئے کوئی بھی روائتی یا غیر روائتی لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ج) سال 2009 سے تاحال محرم الحرام، یوم عاشورہ کے لئے کوئی بھی روائتی یا غیر روائتی لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

(د) مورخہ 2009-07-01 میں چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا گیا اور ضلع چنیوٹ کے تمام تعزیوں کے لائسنس بہت عرصہ پہلے جاری ہو چکے تھے۔ ضلع چنیوٹ میں کل 09 تعزیئے نکالے جاتے ہیں۔ تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	لائسنس دار کا نام	لائسنس جاری کرنے والی اتھارٹی
1	سید عباس شاہ کھٹھی غربی	گورنمنٹ
2	سید نوکر عباس شاہ	گورنمنٹ
3	محمد طفیل ولد امیر علی	گورنمنٹ
4	مظہر عباس ولد عبدالرحیم	گورنمنٹ
5	محمد منشاء	گورنمنٹ
6	میاں مختار احمد	گورنمنٹ
7	قیصر عباس	گورنمنٹ
8	مظفر حسین ولد نذر حسین	گورنمنٹ
9	سید حاجی سجاد علی زیدی	گورنمنٹ

تعزیئے کے لائسنس کا اجراء پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل 120 کے تحت کیا جاتا ہے جس میں ضلعی پولیس کے سربراہ کو اختیارات حاصل ہیں وہ موقع کی مناسبت سے اس کا اجراء کر سکتا ہے۔

لائسنس کی منسوخی:

لائسنس کی منسوخی کے لئے پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل 121 کے تحت ضلعی پولیس کے سربراہ کو اختیارات حاصل ہیں کہ اگر کوئی لائسنس دار آرٹیکل 120 کی شرائط کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ اس کے لائسنس کو منسوخ کر سکتا ہے۔

لائسنس کی منتقلی:

اگر لائسنس دار وفات پا جائے تو اس کا بیٹا لائسنس کی منتقلی کے لئے ضلعی پولیس کے سربراہ کو درخواست گزار سکتا ہے جس پر ضلع پولیس کو سربراہ کے اختیار حاصل ہے کہ وہ موقع کی مناسبت سے لائسنس کو منتقل کر سکتا ہے۔

(ہ) تجدید لائسنس کی کوئی سالانہ فیس نہ ہے جبکہ لائسنس کی تجدید سالانہ ہوتی ہے جس کے لئے متعلقہ ایس ایچ او سابقہ لائسنس کی فوٹو کاپی اور لائسنس دار کی طرف سے لائسنس کی تجدید کے لئے دی جانے والی درخواست فارورڈ کر کے ڈی پی او کو بھیجتا ہے جبکہ ڈی پی او صاحب ایس ایچ او کی رپورٹ پر ایک سال کے لئے لائسنس کی تجدید کرتے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سیالکوٹ: تھانوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

434: چودھری لیاقت علی خان: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سیالکوٹ میں تھانوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کتنے تھانے سرکاری اور کتنے کرائے کی بلڈنگز میں ہیں، کرائے کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت تھانہ سبز پیر اور بڈیانہ تھانہ کو سرکاری جگہ منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا میں کل 27 تھانہ جات ہیں۔

(ب) 14 تھانہ جات سرکاری بلڈنگ ہائے میں موجود ہیں جبکہ 13 تھانہ جات کی بلڈنگ کرایہ پر حاصل کی گئی ہے۔

کرایہ کی تفصیل ذیل ہے:

تھانہ رنگ پورہ	30000/- روپے	تھانہ سول لائن	25000/- روپے
تھانہ اگوکی	50000/- روپے	تھانہ مراد پور	25000/- روپے
تھانہ صدر سیالکوٹ	43750/- روپے	تھانہ کوٹلی لوہاراں	9765/- روپے
تھانہ بڈیانہ	30000/- روپے	تھانہ ائرپورٹ	19900/- روپے
تھانہ سٹی پسرور	10000/- روپے	تھانہ بیگووالہ	40000/- روپے
تھانہ موترہ	49375/- روپے	تھانہ کوٹلی سیدامیر	5664/- روپے
تھانہ سبز پیر	1500/- روپے		

(ج) تھانہ سبز پیر کی کنسٹرکشن کا ابتدائی پراسس (PC-I/Rough Cost Estimate) تیار کیا جا چکا ہے جو کہ دفتر آئی جی پنجاب برائے منظوری بحوالہ چٹھی نمبری 465-GG مورخہ 15-01-06 بھجوایا گیا ہے جبکہ تھانہ بڈیانہ کی acquire شدہ زمین کے بارے Civil Suit بعنوان "محمد حسین بنام صوبہ پنجاب" زیر سماعت عدالت ہے جس میں آئندہ تاریخ پیشی 15-03-16 مقرر ہے۔

ضلع جھنگ میں مال خانہ سے متعلقہ تفصیلات

448: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ کے مال خانہ میں کل کتنی نادر اور تاریخی نوعیت کی توپوں کی کون کون سی قسمیں یہاں پر کب سے رکھی گئی ہیں اور اس کی نگرانی کس اتھارٹی کے سپرد ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ کے مال خانے میں موجود قیمتی اور نادر توپیں چوری ہو گئی ہیں جن کا سراغ تاحال نہیں لگایا جا سکا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع جھنگ کے مال خانے میں چوری ہونے والی تاریخی اور نادر توپوں کے پیچھے سرکاری اہلکار ملوث پائے گئے ہیں لیکن اس معاملے کو دبا دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلدیاتی نظام آنے سے قبل یہ قیمتی اور نایاب اسلحہ ڈپٹی کمشنر کے ماتحت مال خانے میں رکھوایا جاتا تھا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

بلدیاتی نظام آنے سے قبل ڈپٹی کمشنر کے ماتحت مال خانہ میں صرف ان مقدمات کا مال مقدمہ جمع ہوتا تھا جن کے عدالتوں سے فیصلے ہو جاتے تھے اور اپیلنٹس کورٹس سے اپیل ہائے کے بھی فیصلے ہو جاتے تھے۔ اس سے قبل مال مقدمہ پولیس کے مال خانہ میں رہتا تھا۔ بلدیاتی نظام (14-08-2001) کے بعد مال خانہ کا مکمل کنٹرول محکمہ پولیس کے پاس ہے۔ سوال کا پیرا وار جواب درج ذیل ہے:-

(الف) ڈپٹی کمشنر کے مال خانہ میں کسی بھی قسم کی کبھی بھی توپ جمع نہ ہوئی ہے۔

(ب) غلط ہے۔ جب کوئی توپ ڈپٹی کمشنر کے تحت مال خانہ میں جمع ہی نہیں ہوئی تو گمشدگی کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ج) غلط ہے جواب پیراجات (الف،ب) میں آ چکا ہے۔

(د) غلط ہے۔ جواب پیراجات (الف،پ) میں آ چکا ہے۔

لاہور: مردہ جانوروں کی سپلائی روکنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

610: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں مردہ جانوروں اور گدھوں کے گوشت کی فروخت کرتے ہوئے اور سپلائی کرتے ہوئے کچھ افراد پکڑے گئے تھے ان کے خلاف کس کس تھانہ میں مقدمہ جات کن کن دفعات کے تحت درج ہوئے ہیں، تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں مردہ جانوروں اور گدھوں کے گوشت کی سپلائی ضلع قصور، اوکاڑہ، شیخوپورہ اور دیگر نزدیکی اضلاع سے ہوتی ہے؟

(ج) کیا حکومت لاہور شہر کی عوام کو مردہ اور گدھوں کے گوشت سے بچانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل بتائی جائے۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کچھ لوگ گدھوں کی کھال اور گوشت بناتے پکڑے گئے اور ان کے خلاف تھانہ وفاقی کالونی، مسلم ٹاؤن اور شیراکوٹ میں ایف آئی آر زدرج کرائی گئیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔ بیمار اور مردہ جانوروں کے سپلائی ان اضلاع سے آتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! گورنمنٹ مردہ اور گدھوں کے گوشت سے بچانے کے لئے درج ذیل اقدامات کر رہی ہے:

1. PAMCO ایک سرکاری ذبح خانہ ہے جہاں سے ڈاکٹروں کے تصدیق شدہ گوشت کی سپلائی ہوتی ہے۔
2. ضلعی انتظامیہ کی ٹیم نہ صرف مردار، بیمار اور مضر صحت گوشت کے خلاف کارروائی کرتی ہے بلکہ غیر قانونی مذبحہ کئے گئے۔ غیر معیاری گوشت کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔
3. اس کی واضح مثال پچھلے چھ ماہ کی درج ذیل کارروائی معلوم کی جاسکتی ہے۔

Butcher Arrested = 734, Meat Discarded = 85953, FIR = 632
Vehicle Captured = 16, Illegal Slaughter House Sealed = 23

گجرات: آر ایچ سی ڈنگہ کے احاطہ میں ہونے والے تصادم سے متعلقہ تفصیلات

655: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک آر ایچ سی ڈنگہ گجرات کے احاطہ میں کتنے تصادم ہوئے اور یہ تصادم کن کن افراد میں ہوئے ؟

(ب) ان تصادم کی ایف آئی آر تھانہ ڈنگہ میں درج ہوئی تو ان ایف آئی آر کے نمبر اور ان میں نامزد ملزمان کے نام، پتاجات بتائیں ؟

(ج) کس کس تصادم میں آتشیں اسلحہ کا استعمال ہوا؟

(د) ان ایف آئی آرز میں نامزد ملزمان میں سے کتنے کو پولیس نے گرفتار کیا اور کتنے ملزمان ابھی تک مفرور ہیں یا پولیس ان کو گرفتار کرنے سے گریزاں ہے ؟

(ہ) کیا حکومت تمام نامزد ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک RHC ڈنگہ میں ایک تصادم ہوا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مقدمہ نمبر 88 مورخہ 15-02-27 جرم 149/148/A2/A1/F1 302/337 ت پ تھانہ ڈنگہ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) مقدمہ نمبر 88 مورخہ 15-02-27 جرم 302/337 149/148/A2/A1/F1 ت پ تھانہ ڈنگہ برآمدگی پسٹل 30 بور۔

(د) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) مقدمہ ہذا میں کل نامزد ملزمان 22 ہیں جن میں 13 ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بجھوایا گیا۔ دو ملزمان کو بے گناہ پایا گیا۔ ایک مضروب فوت ہو چکا ہے جبکہ چھ 6 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے جو سردست روپوش ہیں جن کے خلاف وارنٹ گرفتاری و اشتہارات حاصل کئے گئے ہیں جن کی گرفتاری کا تحرک جاری ہے۔ انشاء اللہ جلد از جلد ان ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

حلقہ پی پی-130 ڈسکہ سٹی میں نیا تھانہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

692: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی پی او سیالکوٹ اور آر پی او گوجرانوالہ نے تھانہ صدر ڈسکہ اور تھانہ بمبانوالہ کی حدود میں تبدیلی اور تھانہ سٹی ڈسکہ کی حدود میں ایک نیا تھانہ بنانے کی proposal آئی جی آفس لاہور بھجوائی ہے؟

(ب) ایوان کو بتایا جائے کہ اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہو رہا اگر حکومت عملدرآمد کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک عملدرآمد ہوگا، تفصیلات مہیا کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی پی او سیالکوٹ کی طرف سے بذریعہ RPO گوجرانوالہ تھانہ سمبڑیال، بیگووال، موترہ اور بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ کی تقسیم کرکے نیا تھانہ بھوپے والا ضلع سیالکوٹ بنانے کی تجویز دفتر ہذا کو موصول ہوئی۔ یہ تجویز ابھی منظوری کے عمل میں ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی منظوری کا عمل ہو جائے گا۔

آئی جی پولیس کی رپورٹ کے مطابق دوسری تجویز تھانہ سٹی و صدر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کو تقسیم کرکے نیا تھانہ ماڈل ٹاؤن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بنانے کی موصول ہوئی جس RPO گوجرانوالہ سے نئے تھانہ کی عمارت کے لئے زمین کی نشاندہی اور کرائم فگر برائے مزید کارروائی مانگے گئے ہیں جونہی متذکرہ بالا معلومات فراہم کی جاتی ہیں تو آئندہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) تفصیلی جواب جز (الف) میں فراہم کر دیا گیا ہے۔

تھانہ سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کی بلڈنگ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

720: جناب خرم عباس سیال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کی اپنی کوئی بلڈنگ نہیں بلکہ وہ تھانہ کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے؟

(ب) اگر درست ہے تو حکومت اسی مالی سال میں مذکورہ تھانے کی بلڈنگ بنانے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں! تھانہ کی بلڈنگ کرائے پر ہے۔

(ب) تھانہ کی بلڈنگ کے این او سی کے لئے متعلقہ حکام کو مراسلہ جاری کیا جا چکا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات میں قتل، ڈکیتی کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

726: حاجی عمران ظفر: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات پی پی۔111 میں کل کتنے مقدمات 2014 میں قتل اور ڈکیتی کے درج ہوئے ان میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے اشتہاری ہیں، ڈکیتی کی وارداتوں میں کتنی ریکوری ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں لاء اینڈ آرڈر کی حالت تشویشناک ہے اس کے بارے میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، اس کی مفصّل رپورٹ پیش کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات حلقہ پی پی۔111 سال 2014 میں قتل کے 25 مقدمات کا اندراج ہوا جن میں 56 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور 23 ملزمان اشتہاری ہیں۔ ڈکیتی کے 3 مقدمات کا اندراج ہوا جن میں 2 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ڈکیتی میں کل -/35000 روپے ریکوری کی گئی۔

(ب) ضلع گجرات میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال تسلی بخش ہے۔ تاہم نیشنل ایکشن پلان کے تحت محفوظ گجرات کے لئے ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

I. مشتبہ افراد کی نگرانی
II. سرچ آپریشنز
III. مشتبہ فون نمبرز کی ٹریکنگ
IV. جیل اور دوسرے ذرائع سے خفیہ معلومات کا اکٹھا کیا جانا
V. ATS سکواڈ کا قیام
VI. مشتبہ افراد کی نگرانی کے لئے CCTV کیمروں کی تنصیب
VII. فورتھ شیڈول میں درج افراد کی نگرانی
VIII. LMEs, RAPs,ATBs,RGBs etc کی نگرانی
IX. کالعدم تنظیموں کو سپورٹ کرنے والے افراد کی شناخت اور ان کی نگرانی
X. ناکہ بندی

XI. ضلع کے Entry/Exit پوائنٹس پر چیک پوسٹوں کا قیام
XII. یونین کونسل لیول پر موٹر سائیکل گشت

راولپنڈی میں تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

728: راجہ عبدالحنیف: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی شہر کی حدود میں کتنے تھانہ جات کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بتائیں؟

(ب) یکم جنوری 2014 سے آج تک ان تھانوں میں قتل، ڈکیتی، چوری اور دیگر کس کس جرم کے مقدمات کا اندراج ہوا ہے، ان کی تفصیل تھانہ وار بتائیں؟

(ج) کیا حکومت اس شہر میں جرائم کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل 30 تھانہ جات ہیں۔ جن میں سے 17 تھانہ جات راولپنڈی شہر میں اور 13 تھانہ جات دیہی علاقہ میں قائم ہیں۔ راولپنڈی شہر میں

(1) تھانہ سول لائن، ائرپورٹ روڈ
(2) تھانہ مورگاہ، اٹک آئیل کمپنی مورگاہ
(3) تھانہ ائرپورٹ، ریلوے کوارٹر نزد شیل ڈپو
(4) تھانہ سٹی، فوارہ چوک راجہ بازار
(5) تھانہ گنجمنڈی، محلہ گنجمنڈی میں
(6) تھانہ رتہ امرال، ڈھوک رتہ امرال
7) تھانہ پیرودہائی، بس سٹینڈ ودہائی
(8) تھانہ وارث خان، محلہ وارث خانہ
(9) تھانہ بنی، محلہ بنی
(10) تھانہ نیو ٹاؤن، سیٹلائٹ ٹاؤن
(11) تھانہ صادق آباد، محلہ صادق آباد
(12) تھانہ کینٹ، صدرر راولپنڈی
(13) تھانہ R A بازار، نزد آر اے بازار
(14) تھانہ ریس کورس، ٹنچ آخری سٹاپ
(15) تھانہ ویسٹریج، محلہ ویسٹریج

(16) تھانہ نصیرآباد، محلہ نصیرآباد مین پشاور روڈ

(17) تھانہ وومن، ائرپورٹ روڈ پر واقع ہے۔

اسی طرح راولپنڈی ضلع کے دیہی تھانہ جات

(1) تھانہ صدر بیرونی، مین چکری روڈ

(2) تھانہ روات، جی ٹی روڈ نزد چھنی پل

(3) تھانہ چونترہ، گاؤں چونترہ

(4) تھانہ مندرہ، جی ٹی روڈ مندرہ بس سٹاپ

(5) تھانہ جاتلی، چکوال روڈ جاتلی

(6) تھانہ گوجرخان، بس سٹاف مین جی ٹی روڈ گوجرخان

(7) تھانہ کہوٹہ ڈپری روڈ کہوٹہ

(8) تھانہ کلرسیداں، کچہری کلرسیداں

(9) تھانہ کوٹلی ستیاں، مین بازار کوٹلی

(10) تھانہ مری، لوئر مال مری

(11) تھانہ ٹیکسلا، پشاور روڈ ٹیکسلا

(12) تھانہ واہ کینٹ،

واہ کینٹ شہر اور تھانہ واہ صدر، پشاور روڈ واہ کینٹ میں واقع ہے۔

(ب) یکم جنوری 2014 تا 30۔اپریل 2015 تھانہ وار کرائم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پولیس ضلع ہذا جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ ڈویژنل SSP، SDPOs اور SHOs تھانہ جات کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ جرائم کی روک تھام کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں۔ محافظ گشت موبائل گشت، موبائل گشت، و پکٹ ہائے کے نظام کو مزید مؤثر بنایا جائے۔ سنگین جرائم قتل، ڈکیتی، راہزنی، وغیرہ کی روک تھام کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتگان پر نظر رکھی جائے و مجرمان اشتہاری کی گرفتاری عمل میں لائی جائے۔ حساس مقامات پر سفید پارچہ جات میں ملازمین کی ڈیوٹی لگائی جائے۔ زیادہ سے زیادہ سرچ آپریشن کئے جائیں۔ مزید ایسے تمام اقدامات کئے جائیں جن سے جرائم کی شرح میں واضح کمی آئے۔

گوجرانوالہ: سول ڈیفنس کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

756: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں سول ڈیفنس کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ میں سول ڈیفنس کی ملکیت کون کون سی گاڑیاں، کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ گاڑیاں کن افسران واہلکاران کے زیر استعمال ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سول ڈیفنس گوجرانوالہ کے دفاتر میں موجود آلات دہشت گردی سمیت دیگر ناگہانی آفات سے نمٹنے کے لئے ناکافی ہیں، نیز موجودہ آلات اور درکار آلات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت موجودہ حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ دفاتر کو مزید ضروری آلات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سول ڈیفنس آفس گوجرانوالہ کا ایک ہی دفتر ہے۔ جو اندرون احاطہ تحصیل آفس سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ میں واقع ہے۔

(ب) سول ڈیفنس آفس گوجرانوالہ کو حال ہی میں حکومت پاکستان کی طرف سے بم ڈسپوزل سکواڈ کے لئے ایک گاڑی مع ضروری سامان موصول ہوئی ہے۔ سامان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ڈسٹرکٹ آفیسر سول ڈیفنس کے پاس سرکاری امور کے لئے ایک سوزوکی پک اپ LHN 9772 ماڈل 1984 ہے۔

(ج) سول ڈیفنس آفس گوجرانوالہ کے دفتر میں آلات دہشت گردی موجود ہیں۔ سامان ضرورت کے مطابق کافی ہے۔

(د) حکومت دہشت گردی و قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے محکمہ سول ڈیفنس کو گاہے بگاہے محکمہ ہذا کی ضرورت کے مطابق آلات مہیا کرتی رہتی ہے مزید ڈیمانڈ کی صورت میں ضروری آلات فوری مہیا کر دیئے جائیں گے۔

ضلع نارووال میں تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

853: باؤ اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع نارووال میں کتنے تھانہ جات ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں۔ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ تھانہ جات میں سے کتنے سرکاری عمارات میں اور کتنے پرائیویٹ عمارات میں ہیں؟

(ج) کیا پرائیویٹ عمارات کو کوئی کرایہ وغیرہ ادا کیا جا رہا ہے اگر ہاں تو ہر ایک کا کتنا کتنا کرایہ ہے؟

(د) کیا سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کسی تھانہ کی عمارت کی مرمت وغیرہ پر کوئی رقم خرچ کی گئی اگر ہاں تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت کا مذکورہ ضلع کے کسی تھانہ کی نئی عمارت کی تعمیر کا ارادہ ہے اگر ہاں تو ان کے نام کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا میں کل چودہ تھانہ جات ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

1۔ تھانہ صدر نارووال نیو ڈسٹرکٹ کمپلیکس نارووال
2۔ تھانہ سٹی نارووال کچہری روڈ نارووال
3۔ تھانہ احمد آباد دھمتھل روڈ نزد سول ہسپتال قصبہ احمد آباد
4۔ تھانہ ندوکی بڑھاڈھولہ، علی پور روڈ گاؤں ندوکی
5۔ تھانہ بدوملہی نزد ریلوے سٹیشن بدوملہی
6۔ تھانہ رعیہ خاص، بدوملہی، بدوملہی روڈ گاؤں رعیہ خاص
7۔ تھانہ ظفروال جنڈیالہ روڈ نزد گرلز کالج ظفروال
8۔ تھانہ لیسر کلاں، شکر گڑھ / درمان روڈ نزد سول ہسپتال لیسر کلاں
9۔ تھانہ صدر شکر گڑھ، نزد کمٹالہ چوک شکر گڑھ
10۔ تھانہ سٹی شکر گڑھ، نزد بوائز کالج سٹی شکر گڑھ
11۔ تھانہ نور کوٹ، نور کوٹ چوک گاؤں مینگڑی
12۔ تھانہ شاہ غریب، عیسیٰ چوک /پٹیالہ روڈ گاؤں شاہ غریب
13۔ تھانہ کوٹ نیناں، بدوال موڑ / کوٹ نیناں روڈ گاؤں کوٹ نیناں
14۔ تھانہ چک امرو، شکر گڑھ / چک امرو روڈ گاؤں چک امرو

(ب) ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات سرکاری عمارات میں ہیں۔ کوئی تھانہ بھی پرائیویٹ عمارت میں نہ ہے۔

(ج) جی نہیں! ضلع ہذا کا کوئی بھی تھانہ پرائیویٹ عمارت میں نہ ہے۔

(د) جی نہیں! سال 10-2009 اور سال 11-2010 کے دوران ضلع ہذا میں کسی بھی تھانہ کی مرمت نہ کی گئی ہے۔

(ہ) رواں مالی سال 16-2015 کے لئے ضلع ہذا کے دو تھانہ جات (تھانہ احمد آباد اور تھانہ سٹی شکر گڑھ) کی تعمیر کی حکومت نے منظوری دی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولیس نفری کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

868: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولیس کی کتنی نفری منظور شدہ ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) کسی بھی ضلع کے لئے پولیس کی نفری کی تعداد کا تعین کون سی اتھارٹی کرتی ہے اور کس فارمولے کے تحت کرتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے تعین کردہ پولیس کی نفری کی تعداد ناکافی ہے؟

(د) کیا حکومت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولیس کی نفری بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولیس کی منظور شدہ نفری کی تفصیل حسب ذیل ہے:

رینک	منظوری نفری	موجودہ نفری	کمی نفری	زائد نفری
انسپکٹر	25	9	16	-
سب انسپکٹر	63	67	-	4
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	107	105	2	-
ہیڈ کانسٹیبل	118	118	-	-
کانسٹیبل	1112	1029	83	-

(ب) ضلع میں پولیس کی نفری کی تعیناتی آئی جی صاحب بحوالہ فقرہ نمبر 2.2.2.1 پولیس رولز، متعلقہ ضلع کی آبادی (شہری اور دیہاتی) اور کرائم کے حساب سے کرتے ہیں۔ بھرتی کا فارمولا حسب ذیل ہے:

بلحاظ آبادی	بلحاظ کرائم
450 افراد کے لئے ایک کانسٹیبل	75 مقدمات کے لئے ایک SI، ایک ASI،
10 کانسٹیبل کے لئے ایک ہیڈ کانسٹیبل	ایک HC اور 12 کانسٹیبل
5 ہیڈ کانسٹیبل کے لئے ایک ASI	
100 کانسٹیبل کے لئے ایک SI	

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات شدہ پولیس کی نفری کی تعداد ناکافی ہے۔

(د) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بمطابق احکامات مجاریہ منجانب آئی جی پنجاب بھرتی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جس میں امیدواران کی جانب سے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔اگست تھی اور بھرتی کا باقی عمل بھی مقرر کردہ تاریخوں کے مطابق عمل میں لایا جائے گا۔

بہاولنگر: ٹریفک پولیس کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

884: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں ٹریفک پولیس کے ملازمین کی تعداد، ان کے عہدہ اور گریڈ وار تفصیل بتائیں؟

(ب) ضلع بہاولنگر ٹریفک پولیس کی کتنی اسامیاں عہدہ وار خالی ہیں؟

(ج) ان ملازمین کے سال 13-2012 اور 14-2013 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(د) 13-2012 اور 14-2013 عرصہ کے دوران ضلع بہاولنگر ٹریفک پولیس کو چالانوں و دیگر ذرائع سے کتنی آمدن ہوئی، آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت ملازمین کی تعداد اور گاڑیوں کی تعداد میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

Cont	HC	ASI	Sub-Inspector	Inspector	DSP
74	09	14	09	01	01

(ب)

Cont	HC	ASI	Sub-Inspector	Inspector	DSP
06	07	00	00	05	00

(ج)

اخراجات (تنخواہ، پٹرول، یوٹیلٹی بلز وغیرہ) سال 13-2012 -/3,590,7,671

اخراجات (تنخواہ، پٹرول، یوٹیلٹی بلز وغیرہ) 14-2013 3,43,83,935 روپے

(د) آمدن (چالان + لائسنس ریونیو)

سال 13-2012 = 1,45,35,610

سال 14-2013 = 1,99,28,530

(ہ) ٹریفک پولیس پنجاب کی re-organization کے سلسلہ میں تجویز زیر غور ہے۔

ریسکیو 1122: ملازمین کے سروس سٹرکچر کی تفصیل

887: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ریسکیو 1122 میں ملازمین کا سروس سٹرکچر اور ترقی کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) سال 14۔2013 میں کن کن ملازمین کو قوانین میں نرمی کر کے پروموشن دی گئی، ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ریسکیو 1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر اور ترقی کے قوانین زیر تکمیل ہیں جس پر ہیومن ریسورس مینجمنٹ کمیٹی کام کر رہی ہے۔

(ب) چونکہ ملازمین کا سروس سٹرکچر اور ترقی کے قوانین زیر تکمیل ہیں لہٰذا سال 14-2013 میں ریسکیو 1122 کے کسی بھی ملازم کو قوانین میں نرمی کر کے پروموشن نہ دی گئی ہے جبکہ ریکروٹمنٹ پراسس کے ذریعے 608 لوگ ریسکیو 1122 میں بھرتی کئے گئے ہیں جن میں پہلے سے کام کرنے والے ریسکیورز کو بھی ہائر سکیلز پر بھرتی کیا گیا ہے۔

سانگلہ ہل اور صفدر آباد میں کرائسز سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

914: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا تحصیل سانگلہ ہل اور تحصیل صفدر آباد میں کرائسز سنٹر ہے اگر ہے تو اس میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر یہ سنٹر دونوں تحصیلوں میں نہیں ہے کیا حکومت یہاں کرائسز سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل صفدر آباد اور تحصیل سانگلہ ہل میں کوئی کرائسز سنٹر نہیں ہے۔

(ب) ڈی سی او شیخوپورہ

مالی سال 16-2015 میں کرائسز سنٹر تعمیر کرنے کی سکیم شامل نہ ہے جو کہ آئندہ مالی سال میں ہائر اتھارٹی کو اس کی تجویز بھجوائی جائے گی۔

ڈی سی او ننکانہ صاحب

اس سلسلہ میں ضلعی حکومت ننکانہ صاحب نے ضلع اور تحصیل ہائے کی سطح پر کرائسز مینجمنٹ کمیٹیوں کی تشکیل کا باضابطہ طور پر نوٹیفکیشن کر دیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں منشیات کے ٹھکانوں سے متعلقہ تفصیلات

930: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں منشیات کے کتنے ٹھکانوں کا شمار کیا جا چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت نے منشیات کی روک تھام کے لئے کسی مہم کا آغاز کیا ہے؟

(ج) کون سی منشیات کا استعمال زیادہ کیا جا رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈویژنل مہتمم پولیس سٹی، کینٹ، سول لائن، ماڈل ٹاؤن، اقبال ٹاؤن اور صدر ڈویژن لاہور ضلع لاہور میں منشیات کا کوئی سر دست ٹھکانا نہ ہے۔

(ب) بروئے رپورٹس جملہ ڈویژنل صاحبان پولیس لاہور منشیات کی روک تھام کے لئے وقتاً فوقتاً مہم کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ سال 2015 کے دوران 3064 مقدمات درج کئے گئے ہیں جن میں ہیروئن 238 کلو 871 گرام، چرس 961 کلو 481 گرام، افیون 16 کلو 593 گرام شراب کی

22656 بوتلیں اور 2 کلوگرام بھنگ برآمد کی گئی۔ مزید کڑی نگرانی جاری ہے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہوا پایا گیا تو حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) بروئے رپورٹس جملہ ڈویژنل صاحبان پولیس لاہور چرس اور شراب کے زیادہ مقدمات درج ہو رہے ہیں۔

محکمہ پولیس میں پی پی ایس سی کے ذریعے بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

952: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2013 سے 30۔اپریل 2015 تک PPSC کے ذریعہ کتنے انسپکٹر، سب انسپکٹر، اے ایس آئی اور ڈی ایس پی پنجاب پولیس میں بھرتی ہوئے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) پنجاب پولیس میں متذکرہ عرصہ میں کتنے ڈی ایس پی انسپکٹر، سب انسپکٹر اور اے ایس پی بغیر PPSC کے بھرتی ہوئے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب پولیس میں ہر عہدہ و گریڈ میں بھرتی PPSC کے تحت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ میرٹ پر اور بغیر سفارش بھرتی ہو سکے، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) PPSC کے ذریعہ بھرتی ہونے والے آفیسران کی تعداد درج ذیل ہے:

عہدہ	سال	تعداد
انسپکٹر لیگل	2014	21
انسپکٹر لیگل	2015	42
سب انسپکٹر	2014	425
سب انسپکٹر	2015	315
اے ایس آئی	2013 & 2014	NIL
اے ایس آئی	2015	376 (Under Process)

نوٹ: تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) پنجاب پولیس میں انسپکٹر لیگل، سب انسپکٹر اور اے ایس آئی کی بھرتی بذریعہ پبلک سروس کمیشن کی جا رہی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسیوں سے متعلقہ تفصیلات

1003: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسیاں کام کر رہی ہیں، ان میں سے کتنی رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسیوں کے سکیورٹی گارڈز کی ٹریننگ کے لئے ضلع لیول پر ٹریننگ سکول رجسٹرڈ کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سکیورٹی ایجنسیوں کے گارڈز کی ٹریننگ کے لئے کون سا ٹریننگ سکول رجسٹرڈ کیا گیا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی رجسٹرڈ نہ ہے۔ البتہ مختلف سکیورٹی کمپنیز کے گارڈز جن کا (base station) لاہور یا کوئی اور شہر ہے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں!

(ج) ڈسٹرکٹ پولیس لائن کو ہر ضلع میں پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسیوں کے سکیورٹی گارڈز کی ٹریننگ کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹریفک پولیس کے اہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

1004: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ٹریفک اہلکار تعینات ہیں اور کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں؟

(ب) سال 2010 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹریفک پولیس کے کتنے اہلکار تعینات تھے اور کل کتنی منظور شدہ اسامیاں تھیں؟

(ج) سال 15-2014 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹریفک کی خلاف ورزی پر کتنے چالان اور کل کتنا جرمانہ کیا گیا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت سال2015 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نفری کی تعیناتی و منظوری ذیل ہے:

تفصیل نفری	FC	HC	ASI	SI	TI	DSP
موجودہ نفری2015	77	13	15	13	05	01
منظوری نفری2015	60	12	08	05	04	01

(ب) اس وقت سال2010 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نفری کی تعیناتی و منظوری ذیل ہے:

تفصیل نفری	FC	HC	ASI	SI	TI	DSP
موجودہ نفری2015	77	13	15	13	05	01
منظوری نفری2015	60	12	08	05	04	01

(ج) سال15-2014 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹریفک کی خلاف ورزیوں پر کل چالان و جرمانہ ذیل ہے:

سال	کل چالان	کل جرمانہ
سال2014	85320	30624050
سال2015 (یکم جنوری تا20 جولائی)	60456	20894750

ماڈل تھانہ کے نقشہ سے متعلقہ تفصیلات

1015: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایک ماڈل تھانے کا نقشہ کیا ہوتا ہے، کون کون سی سہولیات پولیس اہلکاران کے لئے اور کون کون سی عوام کے لئے مہیا ہوتی ہیں؟

(ب) عملی ڈیوٹی کرتے ہوئے ڈیوٹی کے اوقات طے کرنے میں کیا رکاوٹیں ہیں تاکہ اہلکار و افسران دلجمعی کے ساتھ ڈیوٹی ادا کر سکیں اور اگر ایک دن میں 8 گھنٹے سے زیادہ ڈیوٹی کی جا رہی ہو تو کیا اوور ٹائم دیئے جانے کا کوئی نظام ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ماڈل پولیس سٹیشن کا نقشہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

1. ماڈل پولیس سٹیشن میں ملازمان کے لئے میس کا بہترین انتظام موجود ہے۔
2. ملازمان کا ذہنی تناؤ کم کرنے کے لئے ریکریشن ہال بھی بنایا گیا ہے جس میں ان ڈور گیمز کا انتظام بھی ہے۔

3. ملازمان کے لئے ماڈل پولیس سٹیشن میں مذہبی رجحانات کے لئے مسجد بھی بنائی گئی ہے۔
4. جدید سہولیات سے آراستہ انٹیروگیشن روم بھی ان تھانوں میں بنائے گئے ہیں۔
5. ملازمان کی رہائش کے لئے بہترین بیرکس بھی بنائی گئی ہیں۔ ان میں ہر ملازم کے لئے علیحدہ علیحدہ الماریاں بھی ہیں۔
6. تمام ماڈل پولیس سٹیشن Fiber optic کے ذریعے ڈسٹرکٹ پولیس آفس اور سنٹر پولیس آفیسرز لاہور سے connected ہیں۔

(ب)

I. ماڈل پولیس سٹیشن میں ایک گائیڈ کانسٹیبل گیٹ کے ساتھ ہی موجود ہوتا ہے۔ جو سائیلان کی راہنمائی و سہولت کے لئے ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔
II. ماڈل پولیس سٹیشن میں ایک رپورٹنگ روم بھی بنایا گیا ہے جس میں گریجویٹ اے ایس آئی ہمہ وقت سائیلان کی Complaints کے اندراج کے لئے موجود رہتا ہے۔
III. عورتوں و بچوں کے خلاف Complaints کے اندراج کے لئے ہمہ وقت ایک گریجویٹ لیڈی اے ایس آئی بھی تعینات کی گئی ہے۔
IV. سائلان کے بیٹھنے کے لئے سٹیل کے صوفہ بھی دیئے گئے ہیں۔
V. سرکاری خزانہ سے ہر ماہ مبلغ -/60000 روپے، سائیلان کی ریفریشمنٹ و تھانہ کی بلڈنگ کی تزئین و آرائش کے لئے دیئے جاتے ہیں۔
VI. عملی ڈیوٹی میں کوئی روکاٹ نہیں اور ڈیوٹی صرف آٹھ گھنٹے ہی لی جاتی ہے۔
VII. گریجویٹ ایس ایچ او ان تھانوں میں تعینات کئے گئے ہیں۔

پولیس ٹریننگ کے لئے مربوط نظام تشکیل دینے سے متعلقہ تفصیلات

1016: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس کی ٹریننگ کے ہر سطح کے اداروں میں اخلاقی تربیت، حرام و حلال کی تمیز اور دنیا و آخرت میں اس کے فائدہ و نقصانات سے آگہی کا ایک نظام بنایا گیا ہے؟

(ب) جس طرح فوج میں motivation کے لئے ایک پورا نظام موجود ہے کیا دوران سروس motivation کے لئے کہ پولیس افسران و اہلکار عوام کے ساتھ اخلاق سے پیش آئیں، انصاف کریں، رشوت سے بچیں اور بچائیں، نماز باجماعت کا اہتمام کریں، کیا کوئی نظام موجود ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں پولیس ٹریننگ سکولوں میں ریکروٹ، لوئر سکول کورس، انٹرمیڈیٹ کلاس کورس اور تمام پروموشنل کورسز میں اسلامیات کا مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ جس میں اخلاقی تربیت اور حلال و حرام کی تمیز اور دنیا و آخرت کے بارے میں تمام پولیس ملازمین اور افسران کو بتایا جاتا ہے اور مزید اس پر سختی سے عملدرآمد کرنے کا حکم بھی دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نبی کریم کی سیرت کے بارے میں بھی پڑھایا جاتا ہے اور تمام پولیس ملازمان و افسران کو ہدایت کی جاتی ہے کہ نبی کریم کی تعلیمات پر ہمیں عمل کرنا چاہئے۔

(ب) اس ضمن میں پولیس رولز Chapter No. 14 اور فقرا نمبر 4 اور پولیس آرڈر 2002 آرٹیکل نمبر 3 پولیس کا عوام کے ساتھ طرز عمل اور ذمہ داریاں مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ جس میں پولیس ملازمان اور افسران کو عوام کے ساتھ اخلاق سے پیش آنے کے بارے میں ہدایت کی جاتی ہے۔ PPC دفعہ 165-161 میں رشوت سے بچنے کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں خاص modules تیار کئے گئے ہیں جو ٹریننگ اداروں میں باقاعدگی سے پڑھائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پولیس لائنز میں کانسٹیبل سے لے کر ڈی ایس پی تک کے افسران کو تھانہ کلچر کی بہتری اور تبدیلی پر مستقبل بنیادوں پر کورس چلائے جاتے ہیں۔ مزید پولیس افسران و ملازمان کو ذہنی دباؤ اور غصہ پر قابو پانے کے لئے ٹریننگ modules تیار کئے گئے ہیں۔ مزید نماز کے بارے میں بھی ہدایت کی جاتی ہے تاکہ دنیا کے ساتھ ساتھ انسان کی آخرت بھی سنور جائے۔

ضلع ساہیوال کی حدود میں تھانہ جات و چوکیوں سے متعلقہ تفصیلات

1023: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل و ضلع ساہیوال کی حدود میں کون کون سے تھانہ جات اور چوکیاں قائم ہیں، ان کے نام بیان فرمائیں؟

(ب) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں کون کون سی اپنی عمارات میں اور کون کون سی کرایہ کی عمارت میں کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے پاس سرکاری گاڑیوں کی تفصیل بتائیں؟

(د) ساہیوال ضلع میں تعینات اے ایس آئی، ایس آئی وانسپکٹر کی تعداد سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کل تھانہ جات۔16

1۔	تھانہ سٹی ساہیوال	2۔	غلہ منڈی
3۔	سول لائن	4۔	فتح شیر
5۔	فرید ٹاؤن	6۔	یوسف والا
7۔	نور شاہ	8۔	بہادر شاہ
9۔	ہڑپہ	10۔	ڈیرہ رحیم
11۔	کمیر	12۔	سٹی چیچہ وطنی
13۔	صدر چیچہ وطنی	14۔	غازی آباد
15۔	کسووال	16۔	شاہ کوٹ

کل چوکیاں 06

1۔	چوکی بائی پاس	2۔	چوکی کوٹ خادم علی شاہ
3۔	چوکی شریں والا	4۔	چوکی گیمبر
5۔	چوکی محمد پور	6۔	چوکی ہڑپہ سٹیشن

(ب) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

نام تھانہ جات	تعداد وہیکلز	نام تھانہ جات	تعداد وہیکلز
1۔ تھانہ سٹی ساہیوال	02	2۔غلہ منڈی	02
3۔سول لائن	01	4۔فتح شیر	02
5۔فرید ٹاؤن	02	6۔یوسف والا	02
7۔نور شاہ	02	8۔بہادر شاہ	01
9۔ہڑپہ	02	10۔ڈیرہ رحیم	02
11۔ کمیر	02	12۔ سٹی چیچہ وطنی	02
13۔صدر چیچہ وطنی	02	14۔غازی آباد	02
15۔کسووال	03	16۔شاہ کوٹ	02

(ضلع ساہیوال میں کل چوکیاں چھ ہیں اور ہر ایک چوکی کے پاس ایک ایک گاڑی موجود ہے)

(د)

انسپکٹر	27
سب انسپکٹر	96
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	184

ساہیوال: ضلع بھر میں مختلف نوعیت کے جرائم سے متعلقہ تفصیلات

1024: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جنوری 2013 سے آج تک ضلع ساہیوال میں قتل، اقدام قتل اور ڈکیتی کے جو مقدمات درج ہوئے، ان کی تفصیل تھانہ وار بتائیں؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، کتنے مفرور ہیں، کتنے مقدمات کا چالان مکمل کر کے عدالتوں میں پیش کیا گیا اور کتنے مقدمات کا چالان مکمل نہ ہوئے۔ تفصیلات بتائیں؟

(ج) کتنے ملزمان ان مقدمات میں اشتہاری ہیں ان اشتہاری ملزمان کے نام و پتا جات اور ان کو گرفتار کرنے کے لئے محکمہ پولیس کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف، ب، ج) مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: یا اللہ خیر۔ پہلے مجھے پڑھ لینے دیں پھر آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ باؤ اختر علی صاحب مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ایگریکلچر فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 19، 20 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں

1. The Punjab Agriculture Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No.19) of 2016; and
2. The Punjab Agriculture Food and Drug Authority Bill 2016 (Bill No.20) of 2016

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تھے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پچھلے ایک ہفتے سے مجھے یہ انفارمیشن آ رہی تھی میں چاہ رہا تھا کہ میں پہلے خود verify کروں پھر یہاں آ کر بات کی جائے۔ منڈی بہاؤالدین کے اندر چک نمبر 44 جہاں سے عباس بوسال ایم پی اے ہیں اور ایم این اے ناصر بوسال ہیں۔ تھانہ گوجرہ کے ایس ایچ او محمد ظفر ہیں۔ جہاں پر ایک کرسچئن لڑکا عمران مسیح ہے اس کو پکڑا گیا کہ اس کے فون کے اندر کوئی ویڈیو تھی۔ انٹی اسلامک ویڈیو چل رہی ہوتی ہیں لیکن اس کو نہیں پتا تھا کہ یہ ویڈیو کہاں سے آئی کیونکہ جب اس کا فون گم ہوا تو جس وقت کسی نے فون دیکھا تو اس کے اندر یہ ویڈیو تھی۔ ان کو پتا لگا کہ یہ عمران مسیح کا فون ہے اس کو فون واپس کیا۔ جب اس بات کا اس چک کے مسلمانوں کو پتا چلا تو وہاں ہلکی پھلکی لڑائی شروع ہوئی۔ اس کے بعد یہ بات بڑھتی ہوئی یہاں تک پہنچ گئی کہ وہاں دو کمیٹیاں بن گئیں ایک کمیٹی میں تین ممبران مسلمان ہیں اور دوسری کمیٹی میں تین ممبران کرسچئن ہیں۔ وہاں پر situation اتنی بڑھ گئی ہے کہ اب ہر روز آپس میں لوگوں کی لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ situation خراب ہوتی جا رہی ہے حالانکہ دو کمیٹیاں بن چکی ہیں مگر یہ situation آہستہ آہستہ escalate کرتی جا رہی ہے۔ وہاں پر صرف چالیس سے پچاس گھر کرسچئنز کے ہیں اور مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کرسچئنز لوگوں کے ذریعے warning دی گئی کہ

یا مسلمان ہو جاؤ یا یہاں سے نکل جاؤ۔ وہاں یہ بات اب بہت escalate ہو رہی ہے میں پہلے ہی warn کرنا چاہتا ہوں اسی لئے میں نے ایم این اے اور ایم پی اے صاحب کے نام بتائے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ذرا تشریف رکھیں لاء منسٹر صاحب کو آنے دیں میں ان سے پوچھ لیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا مسئلہ ہے، ایک منٹ کے بعد کیا ہو جاتا ہے۔ یہاں کوئی چیز تو نہیں ہے؟ جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کل آپ سے گزارش کی تھی کہ ہمارے جو سوالات ہیں وہ غیر نشان سوالات کر دیئے جاتے ہیں۔ آپ نے کل ایک مہربانی فرمائی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا میں کیا کروں، آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ سن تو لیں۔

جناب سپیکر: میرے اختیارات کو کیا آپ استعمال کرنا چاہتے ہیں؟ نہیں، آپ بیٹھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پلیز، میری بات سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، Please have your seat.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے پھر بات کروں گا۔ کل میں نے آپ کو ٹائم دیا تھا کہ آپ دونوں میرے پاس تشریف لائیں لیکن آپ نہیں آئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ نہیں آئے، میں اپنے چیمبر میں بیٹھا رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات صرف سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے تماشا بنایا ہوا ہے۔ پڑھتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور شروع ہو جاتے ہیں۔ کبھی کوئی کچھ کہہ رہا ہے کبھی کچھ کہہ رہا ہے۔ اس ایوان کو ایوان سمجھیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

سروسز ہسپتال لاہور کے ایم ایس پر چیف منسٹر سیکرٹریٹ کی جانب سے خلاف میرٹ بھرتی کے دباؤ کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی افسوسناک بات ہے کہ ڈاکٹر عمر فاروق بلوچ، ایم ایس سروسز ہسپتال جو 4۔ اپریل کو ریٹائرڈ ہوئے ہیں ان کی طرف سے مختلف لوگوں کو ایک application گئی ہے مجھے بھی ایک کاپی آئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سروسز ہسپتال میں مختلف کیڈر کی 100 پوسٹیں تھیں ان کے لئے گورنمنٹ نے ایک سلیکشن کمیٹی بنائی۔ ہم نے دو ماہ کا process مکمل کر کے جب میرٹ پر لسٹوں کو فائنل کیا تو ایک ڈپٹی سیکرٹری چیف منسٹر کے دفتر سے سو بندوں کی لسٹ لے کر آتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ ان کے نام appointment letters دے دیں۔ ایم ایس نے کہا کہ گورنمنٹ نے ایک پروسیجر مقرر کیا ہوا ہے آپ کس طرح سے مجھے یہ لسٹ دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ان کے نام appointment letters جاری کر دیں؟ ڈپٹی سیکرٹری نے insist کیا کہ آپ کو یہ کرنا پڑے گا ورنہ آپ نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس کے وہاں بیٹھے ہوئے ہی جو سلیکشن کمیٹی بنی تھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اس میں سے دو آدمیوں کو withdraw کر لیا۔ وہاں جو میرٹ پر سلیکشن ہو رہی تھی وہ معاملہ stop ہو گیا، وہ ایم ایس 4 تاریخ کو ریٹائرڈ ہوتا ہے اور 5 تاریخ کو چیف منسٹر سیکرٹریٹ کی طرف سے انٹی کرپشن کے ڈائریکٹر جنرل کو most urgent لیٹر جاری ہوتا ہے۔ ایم ایس سروسز ہسپتال نے اسی وقت یکم تاریخ کو سیکرٹری ہیلتھ کو تحریر کیا کہ ڈپٹی سیکرٹری میرے پاس سو بندوں کی لسٹ لے کر آیا اور کہہ رہا ہے کہ آپ ان کے نام appointment letters جاری کر دیں جب میں نے refuse کیا تو اس نے کہا کہ تمہیں نشان عبرت بنائیں گے اور تم نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ جو ہم میرٹ، میرٹ کی بات کرتے ہیں اگر کسی غریب آدمی کو میرٹ پر موقع مل جاتا ہے جس کے پیچھے کوئی ایم این اے نہیں ہے، ایم پی اے نہیں ہے اور وزیر نہیں ہے۔ عوام میں سے اگر کسی کو موقع مل جائے تو اس طرح سے میرٹ کا گلہ دبایا جائے کہ

ڈپٹی سیکرٹری ایم ایس کے پاس سو بندوں کی لسٹ لے کر بیٹھ جائے کہ اِن کے نام appointment letters جاری کرو کیونکہ مجھے وزیر اعلیٰ کے دفتر سے حکم آیا ہے۔ اگر وہ ایم ایس اس کو refuse کرتا ہے پھر ریٹائرڈ ہو جاتا ہے تو اس کو دھمکی دی جاتی ہے اور 4 تاریخ کو دھمکی کا یہ عملی ثبوت ہے کہ وزیر اعلیٰ کی طرف سے ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن کو most urgent کا لیٹر جاتا ہے کہ اس ایم ایس کے خلاف انٹی کرپشن میں پرچہ درج کر کے تحقیقات کریں۔ یہ انتہائی افسوسناک صورتحال ہے یہ تماشا سارے اداروں کے اندر ہے، آپ اخبارات میں اشتہار دیتے ہیں اور میرٹ کی بات کرتے ہیں، اگر اسی طرح وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے لسٹیں جاتی ہیں اور وہاں پر لوگوں کی بھرتیاں ہوتی ہیں تو میرٹ کا خدارا گلا نہ گھونٹیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ فوری طور پر وزیر قانون کو اس کا نوٹس لینا چاہئے اور وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں یہ بات لے کر آنی چاہئے کہ کیا واقعی یہ صحیح بات ہے؟ اگر یہ صحیح بات ہے تو پھر انکوائری ایم ایس کے خلاف نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس ڈپٹی سیکرٹری کے خلاف ہونی چاہئے جو rules کی violation کرتے ہوئے عام آدمی جو میرٹ پر وہاں بھرتی ہونے جا رہے تھے جو ان کے راستے میں رکاوٹ بنا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میاں محمود الرشید ہمارے راہنما ہیں اور ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ یہ practice صرف ایک ہسپتال کی نہیں ہے بلکہ ہر ضلع کے اندر "ڈی سی اوز" ذمہ دار ہیں کہ وہ پی ایم ایل (ن) کے لوگوں سے فہرستیں لیتے ہیں۔ وہ پانچ پانچ ہزار لوگ جن کو بلا کر انٹرویو کیا جاتا ہے، دھوپ میں کھڑا کیا جاتا ہے اور لوگ sunstroke سے گرتے بھی ہیں یہ سب ایسی ایک futile practice ہوتی ہے اور دھوکا ہوتا ہے۔ اصل میں یہ کوٹا سسٹم ہے اور اس کے تحت یہ ملازمتیں دی جا رہی ہیں اس کا فائدہ کوئی نہیں ہو گا بلکہ اس کا نقصان ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس practice کو بند کیا جانا چاہئے۔ اگر پوسٹوں پر میرٹ نہیں بنا سکتے تو open balloting کے ذریعے سے لوگوں کو ملازمتیں دے دیں تو یہ زیادہ بہتر طریق کار ہو گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ویسے آپ کی انفارمیشن میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے بات کی ہے میں ان کی پوری بات تو نہیں سن سکا لیکن جو انہوں نے آخری حصے میں بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں 2008 سے لے کر اب تک جو پولیس ڈیپارٹمنٹ سے متعلق بات کی جاتی ہے تو میں پورے وثوق سے اور بلا خوف و تردید یہ بات ایوان کے سامنے رکھتا ہوں کہ پولیس میں induction ہے، کانسٹیبلز NTS Test کے تحت میرٹ پر بھرتی ہوئے ہیں اور ASI and above ساری اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے fill ہوئی ہیں۔ تمام محکموں میں Class IV سے اوپر باقاعدہ ایک میرٹ پالیسی ہے اور اس کے مطابق ساری induction ہوئی ہے۔ تقریباً ایک لاکھ سے اوپر male and female Educators بھرتی کئے گئے ہیں۔ آپ کسی ایک فرد کی نشاندہی کریں یا کسی ایک محکمے میں نشاندہی کریں لیکن اس طرح سے generalized بات کرنا کہ یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا، ٹھیک نہیں ہے۔ ہاں Class IV کی حد تک، کیونکہ اگر اب ایک آدمی نے peon یا بیلدار بھرتی ہونا ہے تو اس کے لئے موقع پر suitability دیکھی جاتی ہے اور وہاں پر کوئی میرٹ پالیسی نہیں بنائی جا سکتی لیکن above Class IV باقاعدہ ہر ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی ہے۔ اگر ہیلتھ یا کسی محکمے میں ڈاکٹر صاحب یا کسی معزز ممبر کو کوئی شکایت ہے تو وہ لے کر آئیں۔ اگر اس کی باقاعدہ انکوائری کے بعد کوئی ذمہ دار پایا گیا کہ اس نے کسی جگہ پر میرٹ کو violate کیا ہے تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف صاحب کوئی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ لیٹر لاء منسٹر صاحب کو بھجوا رہا ہوں جو کہ ایم ایس نے لکھا ہے کہ فلاں ڈپٹی سیکرٹری 100 افراد کی لسٹ لے کر آیا اور کہہ رہا ہے کہ یہ میاں حمزہ شہباز نے بھیجی ہے آپ ان کے appointment letters دے دیں۔ یہ ایم ایس نے تحریری طور پر اسی وقت سیکرٹری ہیلتھ کو لکھا، ایک message کیا اور ان کے message کا جواب آیا ہے جب چار دن بعد وہ ایم ایس ریٹائرڈ ہوتا ہے تو وزیر اعلیٰ کے دفتر سے most important, most urgent ڈی جی انٹی کرپشن کو ایک لیٹر جا رہا ہے کہ اس کے خلاف انٹی کرپشن کی انکوائری شروع کی جائے۔

جناب سپیکر! میں رانا ثناء اللہ خان سے گزارش کروں گا کہ اسی ایک واقعہ کو آپ دیکھ لیں اور اسی کی انکوائری کروائیں۔ اگر اس طرح ہو رہا ہے تو خدا کے لئے اس کی روک تھام کریں اور یہ کسی طور پر بھی نیک نامی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اسی لیٹر کی کاپی لے لیں اور اس پر اس ہاؤس کی کمیٹی بنا دیں۔ قائد حزب اختلاف جو نمائندہ دیں ان کو بھی اس میں رکھیں اور اگر اس میں ثابت نہ ہوا کہ وہ ایم ایس جو چار دن بعد ریٹائرڈ ہو رہا تھا وہ ریٹائرمنٹ سے پہلے جو گند کرنا چاہتا تھا جب اس گند سے اس کو روکا گیا تو اس نے اس کی پاداش میں آ کر یہ حرام زدگی کی، میں سمجھتا ہوں کہ اس کمیٹی کے فیصلے کی بنیاد پر اس کا بھی قلع قمع کیا جا سکے گا۔ Already اس کی انکوائری ہو رہی ہے لیکن اگر پارلیمنٹ یا یہ ایوان کی کمیٹی بنانا چاہے تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یعنی اگر ایک فہرست چلی جائے تو وہ بندہ مجرم ٹھہر جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایسے allegation سے بات نہیں بنتی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ پر پہلے سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے۔ یہ معاملہ اس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور وہ کمیٹی پندرہ دن کے اندر رپورٹ دے گی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں ایک بات ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ جس دن 100 بندوں کی شہادت ہوئی ہے ایم ایس اس دن ہسپتال میں موجود نہیں تھے۔ ہم چار ممبران صوبائی اسمبلی نے جا کر اس بات کی نشاندہی کی اور ایم ایس کو وہاں پر بلایا گیا۔ یہ جس کے بارے میں بات کر رہے ہیں وہ ایک غیر ذمہ دار انسان ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کمیٹی تو بنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ پر سٹینڈنگ کمیٹی پہلے سے موجود ہے اور اس معاملے کو اس کے سپرد کر دیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر دوبارہ وہ بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ لاء منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ منڈی بہاؤالدین کے اندر چک نمبر 44 میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، صوبائی حلقہ کون سا ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وہاں پر ایم پی اے جناب عباس بوسال اور ایم این اے جناب ناصر بوسال ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! ذرا غور سے ان کی بات سنیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں چاہ رہا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب کی attention میں لایا جائے کیونکہ وہاں پر اس وقت بہت زیادہ tension ہے اور کسی وقت بھی ایک بڑا حادثہ ہو سکتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے ایوان میں تو آپ نے بات کر لی ہے۔ اگر آپ لاء منسٹر صاحب سے دو منٹ علیحدہ مل لیں تو میرے خیال میں بہتری ہو گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ذرا علیحدگی میں ان کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات مجھ تک پہنچی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کیونکہ یہ حساس نوعیت کا معاملہ ہے، میں اپنے طور پر اس کو چیک کروالیتا ہوں اگر ضروری ہوا تو اس کی correction بھی کریں گے اور اگر اس میں کوئی غلط فہمی کا عنصر ہے تو اس سے اس پورے معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف یہاں پر موجود ہیں تو وہ یہاں پر اکثر ہم سے اس قسم کی appreciation چاہتے ہیں جو کل پشاور میں صوبائی اسمبلی کی سیٹ پر الیکشن ہوا ہے تو دراصل اس سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ خیبر پختونخوا تبدیل ہو چکا ہے۔ میں اپنے بھائی کو اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات مناسب نہیں ہے۔ دونوں بھائی آپس میں بیٹھ کر بات کیا کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! اگر مسلم لیگ (ن) جیت جاتی تو پھر بات ہوتی۔ یہ سیٹ پیپلز پارٹی جیت گئی ہے اور اگر مسلم لیگ (ن) جیتی تو پھر یہ کوئی بات کرتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ correction کر لیں وہاں سے مسلم لیگ (ن) ہی جیت گئی ہے اور پی ٹی آئی چوتھے نمبر پر آئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) سیٹ lose کر گئی ہے اور یہ اپنی جیتی ہوئی سیٹ retain نہیں کر سکے۔ جس سے پتا چلتا ہے کہ پاناما لیکس کے اثرات سامنے آ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی قائد حزب اختلاف اپنی correction کر لیں کہ الیکشن کمیشن نے حتمی نتیجہ announce کر دیا ہے اس کے مطابق پاکستان مسلم لیگ (ن) کے امیدوار ارباب وسیم کامیاب declare ہوئے ہیں، پیپلز پارٹی runner up ہے اور تحریک انصاف تیسرے یا چوتھے نمبر پر ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ تبدیلی آ چکی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ candidate پر بھی depend کرتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت، بہت شکریہ۔ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان نے قائد حزب لیڈر آف اپوزیشن کو مبارکباد دی ہے کہ خیبر پختونخوا میں تبدیلی آ گئی ہے۔ actual position یہ ہے کہ رات بارہ بجے تک پاکستان پیپلز پارٹی نے وہ سیٹ جیت لی تھی لیکن دوبارہ recounting کروا کر 200 ووٹ کے margin سے پیپلز پارٹی کو ہرا دیا گیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس معاملے کو controversial نہ بنایا جائے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جو نتائج آئے ہیں آپ کو قبول کرنے چاہئیں، دونوں کو قبول کرنے چاہئیں، آپ دونوں کی مہربانی۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر خیبر پختونخوا میں بھی ان کے ساتھ دھاندلی ہوئی ہے تو پھر یہ اس بات کے لئے 2018 میں بھی تیار رہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے متعلق وہ بات نہیں کر رہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! رات بارہ بجے تک پیپلز پارٹی جیت رہی تھی recounting میں margin صرف 180 ووٹوں کا ہے اور میں یہ ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں۔ پہلے اس کا رزلٹ declare کر دیا گیا پھر اس کے بعد recounting کی گئی جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کو ہرا دیا گیا۔

جناب سپیکر: اب اس بات کو چھوڑ دیں، مہربانی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! آپ نے کل بے شک مجھے پانچ منٹ کے لئے ایوان سے باہر بھیجا تھا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کا نام نہیں لیا۔ آپ کو خود سمجھ ہونی چاہئے کہ کس نے کیا کیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! لیکن ٹی وی پر ہر پانچ منٹ کے بعد سلائیڈیں چلائی گئیں، کبھی سٹی 42 کے چینل پر چلائی گئیں، آپ کو اس بات کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں کس بات کا نوٹس لوں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہر پانچ منٹ کے بعد سلائیڈیں چلائی گئیں۔

جناب سپیکر: جو Chair کی طرف سے آرڈر ہوا اس کو تو واپس نہیں لیا جا سکتا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر کی بات نہیں ہے، ہر پانچ منٹ کے بعد جو سلائیڈیں چلائی گئیں اس کا تو نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ تشریف رکھیں اور آپ اپنا خود بھی خیال کریں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 179/16 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی عدم فراہمی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! House کو تو in order کریں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز! آرڈر پلیز! جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 11۔مارچ 2016 کی خبر کے مطابق محکمہ صحت کی جانب سے سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے دعوؤں کے برعکس مریض پریشانی کا شکار ہیں۔ ایک طرف محکمہ صحت کی جانب سے ہسپتالوں میں ادویات فراہم نہیں کی جاتیں تو دوسری جانب محکمہ سوشل ویلفیئر کے ہسپتالوں میں قائم دفاتر کا طریق کار انتہائی پیچیدہ ہے۔ صوبائی دارالحکومت کے چھ ٹیچنگ ہسپتالوں میں قائم محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے غریب مریضوں۔۔۔

جناب سپیکر: سوشل ویلفیئر کی بات ہو رہی ہے، غور سے سنیں کہ معزز ممبر کیا بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے غریب مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے فارم تھمادیئے جاتے ہیں جن کو پُر کرنے کے بعد چیئرمین یونین کونسل یا کونسلر یا پھر کسی افسر سے تصدیق کرانا ضروری ہوتی ہے۔ ذرائع کے مطابق جمع کرائے گئے مکمل فارم کو حتمی منظوری کے لئے ہیڈ آفس بھجوا دیا جاتا ہے۔ جہاں ہفتوں انتظار کرنے کے بعد بھی مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی ممکن نہیں ہوتی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محکمہ ہیلتھ، سوشل ویلفیئر کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر ہم تحاریک التوائے کار کے جوابات کا فیصد نکالیں تو یہ پانچ دس فیصد سے زائد نہیں بنے گا۔ روزانہ کی بنیاد پر جتنی بھی تحاریک التوائے کار پیش ہوتی ہیں ان میں سے صرف ایک آدھ کا جواب آتا ہے باقی سب pending کر دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے اس کا نوٹس لے لیا ہے اور ہم اس کا علاج کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا سختی سے نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: ہم نے اس کا نوٹس لیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو تحاریک التوائے کار پیش ہوں، ان کے پارلیمانی سیکرٹری صاحبان تو کم از کم آ جایا کریں۔

جناب سپیکر: وہ کل آئے تھے آج نہیں آئے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 181/16 ہے یہ بھی پڑھی جا چکی ہے، اس کا جواب آنا ہے۔ اس کا جواب بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب دیں گے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 183/16 ہے جو کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلقہ ہے۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار تو ابھی پڑھنی ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 183/16 کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی ہاں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھی نہیں گئی۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے یہ میرے خیال میں ڈاکٹر سید وسیم اختر نے پڑھی ہے۔ I am not sure مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آ جانا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ میری فائن کے متعلق ایک تحریک التوائے کار ہے، آپ نے کہا تھا کہ وزیر قانون تشریف نہیں رکھتے اس کو کل take up کریں گے۔

جناب سپیکر: کون سی تحریک التوائے کار؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! فافن کی رپورٹ ہے کہ صوبہ پنجاب رشوت ستانی میں نمبر ایک پر ہے، یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے، اسمبلی کے موجودہ سیشن کے اندر میری اس تحریک التوائے کار کو آپ پڑھنے کی اجازت دیں اور اس کو منظور کر کے ایوان کے اندر اس پر debate کروائیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار پر بات کرنے کے لئے آپ کو ٹائم دیں گے، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! اگلی تحریک التوائے کار بھی آپ کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی ایک تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 185/16 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 193/16 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! راجن پور میں چھوٹو گینگ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ابھی مجھے تحریک التوائے کار کو لینے دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے تک آپ کی طرف سے آ جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اگلے ہفتے جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: پلیز! نوٹ کر لیں، اس تحریک التوائے کار کا جواب لے کر آنا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر تحریک التوائے کار نمبر 199/16 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے چونکہ ڈاکٹر سید وسیم اختر پہلے اپنی ایک تحریک التوائے کار پڑھ چکے ہیں۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 201/16 یہ بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا

جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/207 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے اور یہ فنانس کے متعلقہ ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں دس دس تحاریک التوائے کار کو daily take up کر لیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/210 میاں طارق محمود کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی نظام وضع کریں۔

جناب سپیکر: میں کر رہا ہوں، آپ اس کی فکر نہ کریں، ذرا معاملات ٹھیک ہونے دیں۔ اب اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 16/215 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 16/219 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے متعلقہ ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ میاں محمود الرشید! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں، کس چیز کے متعلقہ ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار کافی دنوں سے pending چلی آ رہی ہے، اس کا جواب ہی نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر: وہ جب آئے گی تو پھر اس پر بات کریں گے۔

بین الاقوامی ادارہ فافن کے سروے کے مطابق صوبہ پنجاب رشوت ستانی میں نمبر 1 ہونے کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک "فافن" کے سروے کے مطابق 332 ایسے واقعات بیان کئے گئے ہیں جہاں جواب دہندگان نے سرکاری ملازمین کو بچشم خود رشوت وصول کرتے دیکھا تھا، رشوت وصولی کو دیکھنے کے سب سے زیادہ واقعات پنجاب کے جواب دہندگان نے بیان کئے ہیں۔ جہاں فہرست میں شامل سرکاری اداروں سے حال ہی میں ربط ضبط رکھنے والے 206 یعنی تقریباً بارہ فیصد جواب دہندگان نے بتایا کہ انہوں نے سرکاری افسران کو رشوت وصول کرتے دیکھا ہے۔ ان

میں سے سر فہرست محکمے تعلیم، صحت، پولیس، آبپاشی، زکوٰۃ وعشر اور ٹریفک شامل ہیں۔اس کے بعد سندھ میں 106 یعنی دس اعشاریہ چھ فیصد رہا۔ جواب دہندگان نے اسی طرح کے واقعات بیان کئے بلوچستان میں سرکاری اہلکاروں اور افسران کی طرف سے رشوت وصولی کو بچشم خود دیکھنے والے جواب دہندگان کی شرح چار فیصد جبکہ خیبر پختونخوا میں سب سے کم یعنی ایک فیصد رہی لہٰذا اس سروے سے صوبے کے عوام میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! فافن نام کی آرگنائزیشن کا بڑا dubious character رہا ہے الیکشن میں بھی ان کو fine اور سزا ہوئی تھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، Order in the House. سید زعیم حسین قادری اپنی سیٹ پر جائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ کوئی authentic report یا document نہیں ہے لیکن اگر قائد حزب اختلاف اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو میں یہ چاہوں گا کہ آپ اس کو admit کر لیں اور جس دن آپ مناسب سمجھیں اس پر two hours بحث کے لئے مقرر فرما دیں۔

جناب سپیکر: کس دن رکھیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آئندہ بدھ کو رکھ لیں۔ سوموار کو معزز ممبران نے دور دراز سے آنا ہوتا ہے اور منگل کو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اس لئے آئندہ بدھ کو اس پر بحث رکھ لیں چونکہ بہت اہم موضوع ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بدھ کے ایجنڈے کے بعد اس پر بحث کا ٹائم رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، بدھ کو ایجنڈے کے بعد اس پر بحث کے لئے ٹائم مقرر کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار تھی۔

جناب سپیکر: پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 14-2013 پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا، تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھوادیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: پانچ منٹ ہو گئے ہیں گنتی کی جائے۔ تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، جو معزز ممبران لابی میں ہیں وہ بھی اندر تشریف لائیں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! لابی میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: بیٹھے ہیں مجھے سامنے نظر آرہے ہیں پتا نہیں آپ کیا کرتے ہیں۔ آپ اس کا خود notice لیں چاہے اپنی پارٹی میں یا جہاں مرضی لیں مجھے اس بات پر اعتراض نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 16۔ مئی 2016 دوپہر 2.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔